**لیلیٰ عبدی خجستہ**

پی ایچ - ڈی (اردو)

# ایس.ڈبلیو فیلن کے محکمۂ لغت میں شامل معاونین

Samuel William Fallon (1817-1880) was an outstanding Urdu (Hindoostani) British lexicographer in Sub-continent. He compiled some bilingual Hindoostani-English dictionaries. His ever-season dictionary: A New Hindustani Dictionary bring a revolution in Urdu lexicography especially in spoken languages. For compiling this dictionary he gathered some great scholars. This paper discusses the descriptions of theses scholars.

## فیلن کا تعارف

ڈاکٹر سیموئل .ولیم.فیلن (۱۲۳۲۔۱۲۹۷ہجری /۱۸۱۷۔۱۸۸۰ء) کلکتہ میں پیدا ہوئے ۔ بیس سال کی عمر میں تعلیم کو خیر باد کہہ کر ۱۲۵۳ہجری / ۱۸۳۷ء میں بنگال میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے انسپکٹر آف سکولز کی حیثیت سے منسلک ہوئے ۔ اس کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے جرمنی چلے گئے اور وہاں کی Halle یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ۔۱۲۹۲ہجری ۱۸۷۵ء میں محکمۂ تعلیم سے سبک دوش ہوئے اور کلکتہ کو چھوڑ کر دہلی میں مستقل سکونت اختیار کر لی ۔۱۲۹۸ہجری/۱۸۸۰ء میں ہندوستان کو چھوڑ کر انگلستان چلے گئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی ۔ وہ کچھ اخبارات اور رسائل کے مدیر اعلیٰ بھی رہے ۔ جیسے :اخبار الحقائق (۱۲۶۶ہجری/۱۸۴۹ء سے لے کر ۱۲۷۰ہجری/۱۸۵۳ء تک )/خیر خواہِ خلق (سنِ اجرا: ۱۲۷۵ہجری/۱۸۵۸ء)/ ماہ نامہ تاریخِ بغاوتِ ہند (محرم ۱۲۷۶ہجری/جولائی ۱۸۵۹ء سے لے کر صفر ۱۲۷۷ہجری/اگست ۱۸۶۰ء تک ) ۔ (ماخوذاز: ، دیباچہ انگلش اردو ڈکشنری،۱۹۷۶ء،اردو سائنس بورڈ)

فیلن صوبہ بہار میں انسپکٹر تعلیمات تھے ۔ جہاں اُنھوں نے رائے سوہن لال ناظمِ نارمل اسکول پٹنہ کے تعاون سے اردو ریڈروں اور سائنسی کتابوں کا سلسلہ شروع کیا جن میں اصطلاحوں کا ہندوستانی میں ترجمہ کیا گیا۔ نیز انھوں نے منشی سورج مل ؒ کی تعاون سے ابتدائی مدارس کے لیے نصابی کتب تیار کیں جن کا نام:اردو اسکول ریڈرز تھا ( Urdu School Readers) ۔گارساں دتاسی نے لکھا ہے :''یہ چھوٹی چھوٹی کتابیں گویا ایک دائرۃ المعارف اور ہر فنی ہیں۔'' (دتاسی، ۱۸۶۸ء،ص۲۴۲)اس کے بعد فیلن نے اردو آموز اسکولوں کے لیے تیار کیا۔

فیلن نے فروری ۱۸۴۱ء میرٹھ کے سینٹ جانز میں مارگریٹ ایم.سی اولیف (Margaret MC Auliff)سے شادی کی۔ اس وقت وہ کلکتہ کے گورنمنٹ فری اسکول کے ٹیچر تھے۔۱۸۷۳ء میں فیلن نے بنگال گورنمنٹ سکرٹری کو ہندوستانی فوک سانگ کی فراہم آوری کا ایک منصوبہ پیش کی اور فیلن نے بہار اسکول کے ورنیکلر لینگویج مٹریلز کے استعمال کے لیے ایک سال کا فنڈ درخواست کی ۔فیلن کا بُنیادی مواد گاؤں کے مقامی گیت تھے اور انھوں نے ۵۵/قسمیں اپنے لغت میں شامل

کیں اور دیباچہ میں اس کی فہرست بنائی۔اس دور میں انڈین فوک سانگ پر کام کررہے تھے اور فیلن نے ان سے متاثر تھے ۔چناں چہ فیلن نے اپنی درخواست میں گوور کا نام بھی ذکر کیا ہے۔فیلن کا یہ عظیم منصوبہ کسی حد تک ا یے نیو ہندوستان انگلش ڈکشنری میں سامنے لایا گیا ۔مُراد فیلن کا اصل مقصد فوک سانگ کی فراہم آوری تھا نہ لغت ۔ایسا لگتا ہے کہ جس طرح گوور نے جنوبی ہند کے فوک سانگ جمع کیا تھا فیلن کا اصل مقصد تھا شمالی ہند کے فوک سانگ کی فراہم آوری۔(فریل ۔سُریل، ۲۰۰۷ء)[۱]

کریسٹفر الین بیلے نے اپنی کتاب:ایمپائر اینڈ انفارمیشن میں فیلن کے بارے میں صرف اتنا لکھا ہے جو ، ہمارے لیے بہت ہی مغتنم ہے :

> Fallon was a PhD from Halle University and a product of the German school of folklore. (Bayly 1999, page :359)

بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فیلن جیسے بڑے ماہرِ زبان اور لغت کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جانتے ہیں ۔ والٹر.این.ہکلا ،ایشن لیکزیگرفی کے متخصص ترین اسکالر، نے بڑی جستجو کے بعد اس بات کا اعتراف کیا ہے :''بد قسمتی سے جتنا ہم فیلن کے بارے میں جانتے ہیں ان کے لغات کے دیباچوں کی حد تک محدود ہے جو ، انھوں نے تھوڑا اپنے بارے میں لکھا ہے ۔''(ہکلا، ۲۰۱۶ء ،ص: ۱۵۶)البتہ انصاف کی بات ہے کہ محترم اکرام چغتائی صاحب کی کاشوں کہ بدولت آج ہم فیلن کے بارے میں مغرب کی شائع شدہ بلوگرافیوں سے زیادہ جانتے ہیں ۔ (دیباچہ انگلش اردو ڈکشنری ، ۱۹۷۶ء، اردو سائنس بورڈ)

## فیلن کی تصانیف

- ☆ *An English-Hindustani Law and Commercial Dictionary of Words and Phrases Used in Civil, Criminal, Revenue, and Mercantile Affairs; Designed Especially to Assist Translators of Law Papers Publisher,* Thacker, Spink Publication، Calcutta, 1858. (second editon,Printed at the Medical hall press, Banaras 1888).[۲]
- ☆ *A Hindustani-English law and commercial dictionary...*, Printed at the Medical hall press, Banaras,1879. (This is author's *English-Hindustani Law and Commercial Dictionary* enlarge and reversed edition=260 pages).[۳]
- ☆ *A new Hindustani-English dictionary*, with illustrations from Hindustani literature and folk-lore, Printed at the Medical hall press, Banaras,1879.[۴]
- ☆ *Abridged English Hindustani Law and Commercial Dictionary*, (112 pages), (year not mentioned)[۵]
- ☆ *A new English-Hindustani dictionary*, with illusustration from English

literature and colloquial English translated into Hindustani by S.W. Fallon, assisted by Lala Faqir Chand Vaish, John Drew Bate, E.J. Lazarus and others, Printed at the Medical hall press, Banaras, 1883.[۶]

☆ *A dictionary of Hindustani proverbs*: including many Marwari, Panjabi, Maggah, Bhojpuri and Tirhuti proverbs, sayings, emblems, aphorisms, maxims and similes, edited & revised: Sir Richard Carnac Tempel 2nd Baronet, assisted by Lala Faqir Chand, Printed at the Medical hall press, Banaras, 1886.[۷]

☆ مولوی کریم الدین (۱۸۲۱ء۔ ۱۸۷۹ء) دہلی کالج میں ۱۸۴۰ء میں داخل ہوئے۔ مطبعِ رفاہِ عام کے نام سے ایک مطبع قائم کیا۔ دہلی کے پرنسپل اور اردو سوسائٹی کے سکرٹری ڈاکٹر اشپرنگر نے انہیں ترجمے کے کام پر مامور کیا۔ آگرہ کالج میں پروفیسر رہے۔ لاہو کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز۔ گارساں دتاسی نے اپنے خطبات میں اشارہ کیا ہے کہ کریم الدین نے فیلن کے تعاون سے تذکرے تالیف کیا تھا: ''فیلن کے تعاون سے کریم الدین نے ۱۲۶۱ ہجری/ ۱۸۴۵ء میں گلدستہ نازنیناں تالیف کی ہے جس میں مشہور ہندوستانی شعرا کے کلام کا انتخاب شامل ہے۔'' (خطباتِ گارساں دتاسی، ج ۱، ص ۱۰۵) ''طبقات الشعرا یا تذکرہ شعرائے ہند بھی ہندوستانی شعرا کا تذکرہ ہے اور اردو زبان میں ہے۔ دہلی میں ۱۸۴۸ء میں طبع ہوا۔ سرورق پر اردو کے علاوہ انگریزی تحریر بھی ہے جس کی آخری سطریں یہ ہیں: تذکرہ شعرائے ریختہ کا مسٹر ایف فیلن بہادر اور مولوی کریم الدین نے گارساں دتاسی کی تاریخ سے ترجمہ کیا'' (گارساں دتاسی کے تمہیدی خطبے، مرتب: ۱۹۴۰ء، ص ۷۳)

## فیلن کا لغت: اے نیو ہندوستانی۔ انگلش ڈکشنری

اخبارِ انجمنِ پنجاب نے (بتاریخ: ۱۱/جولائی ۱۸۷۳ء) حکومت [بنگال] اپنے خرچے اور اپنی نگرانی میں ایک بڑی لغت کی ترتیب اور اشاعت کا حکم دیا ہے جس میں کل اردو الفاظ شامل ہوں گے۔ اس کام میں بڑی محنت اور احتیاط کی ضرورت ہوگی دہلی اور ہندوستان کے دیگر شہروں کے ممتاز و تخصص فضلا کے علاوہ منشی فقیر چند متوطن عرب سرائے دہلی اور اسی پایہ تخت کے ایک اور ساکن منشی احمد جو وہاں کے نارمل اسکول میں ہیں باہم اس عظیم الشان کام پر مامور ہوئے ہیں۔ (مقالات، ج ۱، ص ۳۱۸)

فیلن نے مذکورہ لغت کی تیاری میں ایک محکمۂ لغت تاسیس کی تھی جس میں اس دور کے بلند پایہ اشخاص کو شامل کیا تھا۔ جستجو کے باوجود راقمۃ الحروف کو کہیں سے معلوم نہ ہوسکا کہ فیلن کا محکمۂ لغت کہاں تھا؟! فیلن نے اپنے لغت کی اشاعت کے لیے (تمام اخراجات: اندراجات کی فراہم آوری کے سفر سے لے کر طباعت تک) کچھ فنڈز لیے ہوں گے۔ اخبار کوہ نور میں (بتاریخ: ۲۸/اگست ۱۸۸۸ء) فرہنگِ آصفیہ پر ایک تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ''ڈاکٹر فیلن کو جس کی ڈکشنری اس کے آگے [فرہنگِ آصفیہ] چنداں طوالت و وقعت نہیں رکھتی ایک لاکھ روپے کے قریب تمام احاطوں کی گورنمنٹوں سے مدد مل گئی تھی۔ لیکن اس غریب مولف کو [منشی سید احمد دہلوی] کو کہیں سے دس ہزار کی امداد بھی نہ مل سکی

''(مشمولہ : فرہنگِ آصفیہ، جلد۴ ،مرتب:۱۹۷۷ء،ص ۸۳۰ )

''وہ زبان کی تحقیقات کے سلسلے میں اکثر دورہ فرماتے رہتے تھے ۔ چناں چہ پورب میں پٹنہ تک ، پنجاب میں لاہور تک ، راج پوتانہ میں اجمیر تک ،قصبوں اور شہروں کی سیر کرائی۔ ان مقامات کے عام گویوں کو بلوا کر ان کی چیزیں سنوائیں ۔''(چرنجی لال دہلوی،۱۸۸۶ء ،ص۲)

گارساں دتاسی(۱۷۹۴ء۔۱۸۷۸ء) کو ہندوستان کے رہنے والے مستشرقین سے اچھے خاصے مراسم تھے اور بہت سی معلومات دتاسی کو انھی اشخاص کے توسط سے ملتی رہتی تھیں۔دتاسی کے دوستوں میں سے فیلن بھی تھے اور دتاسی نے اپنے خطبات اور مقالات میں فیلن اوران کی تصانیف کے بارے میں لکھے ہیں ۔ زیرِ تحریر مضمون میں'' گارساں دتاسی کی رپورٹیں'' کے عنوان سے(خطبات اور مقالاتِ دتاسی سے استفادہ کیا گیا ہے اور مختصر عنوان سے بطور حوالہ دیا گیا ہے )

**گارساں دتاسی کی رپورٹیں**

''اجمیر میں ایس.ڈبلیوفیلن نے جو،وہاں کے مدرسۂ فوقانیہ ناظم اور اضلاعِ اجمیر وآگرہ وغیرہ کا ناظر مدارس ہے ۔ ایک لیتھوطبع اور ایک ہندوستانی اخبار جاری کیا۔اس علاقے میں اردوزبان کا یہ پہلا اخبار ہے ۔ خیر خواہِ خلق پہلا اردو اخبار فیلن نے جاری کیا ۔'' (خطبات ، ج ا،ص ۲۶۹)

''ڈاکٹر ایس.ڈبلیو فیلن کی ہندوستانی ۔انگریزی لغت کا نمونہ بھی میرے سامنے ہے ۔ یہ لغت اردو کی اور دوسری لغتوں کے بہ نسبت جو، اب تک شائع ہوئی ہیں ، زیادہ مکمل ہے ۔ اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ حرم سرا کی عورتوں کی زبان کے خاص الفاظ اس میں شامل کیے گئے ہیں جو، اور دوسری لغتوں میں نہیں ملتے۔'' (مقالات، ج ا، ص ۲۱۶ )

''مسٹرفیلن نے جنھوں نے قانون و تجارت کی ہندوستانی ۔انگریزی لغت تیار کی ہے، اب اسے الٹ کر [ انگریزی ہندوستانی ] لغت بنانے میں مشغول ہیں ۔ان کا ارادہ ہے کہ علاقہ مارواڑ کے ہندی گیت اور بھجن بھی جمع کریں ۔ اور ساتھ ہی ہندی اور اردو کے محاورے بھی یکجا کریں ۔ جب یہ کتابی شکل میں شائع ہوں گی تو روبک کی محاوروں کی کتاب سے کہیں زیادہ بڑی کتاب پر مشتمل ہوں گی ۔ (خطبات ، ج ا،ص۲۷۳)[8]

''مسٹرفیلن نے اپنی عظیم الشان ہندوستانی ڈکشنری کا کام ترک نہیں کیا ہے ۔ جب یہ تیار ہو جائے گی تو اس پیاری زبان (ہندوستانی ) کے شائقین کی لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔تحریری اور بول چال، دونوں بولیوں کے الفاظ کے مجموعہ کے علاوہ ، اس میں محاورے بھی جمع کیے جائیں گے اور ان کا برمحل استعمال مثال دے کر سمجھایا جائے گا ۔ ہر لفظ کے مآخذ کی تشریح ہوگی اور جس زبان سے وہ لفظ آیا ہے اس کی صراحت کی جائے گی۔غرض کہ وہ سب کچھ ہوگا جو ایک بلند پایہ لغت میں ہونا چاہیے ۔ یہی نہیں شاعرانہ محاورے ، خاص کر جو بعض طبقوں کے زنانہ محل سراؤں میں مستعمل ہیں اس طرح عوامی گانے بلکہ خود معمے اور پہیلیاں بھی شامل کی جائیں گی۔مسٹرفیلن نے اپنے مجوزہ کام کا ایک نیا خاکہ شائع کیا

ہے۔اس میں بطورِنمونہ کچھ اجزا ابھی شامل ہیں ، جوعلمی دنیا کے لیے دل چسپی کا باعث ہوگا۔لغت کی طباعت کا انتظام پٹنہ میں کیا گیا ہے اور وہ جزء جزء کر کے کئی حصوں میں شائع ہوگی۔'' (مقالات ، ج ۲ ص ۵۲)

''ڈاکٹر فیلن کی عظیم الشان ہندوستانی ڈکشنری کا پہلا حصہ ابھی ابھی شائع ہوا ہے ۔ہشت ورقی تقطیع ۔ اس طرح کے اڑتالیس اڑتالیس صفحات کے کوئی ۲۵ رحصے ہوں گے ۔ اتنے بڑے کام کو اس خیر وخوبی سے انجام دے کر فاضل لغت نگار نے اپنی لگن اور علم پرستی کا ثبوت دیا ہے ۔'' (مقالات ، ج ۲ ،ص۱۷۴)

''فیلن کی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری کی طباعت کا سلسلہ جاری ہے ۔اس کا گیارھویں حصہ ابھی حال ہی میں چھپ کر نکل آیا ۔سب ملا کر ۲۵ رحصہ ہوں گے ۔ ملک بھر کے اخباروں نے بیک زبان اس کارنامے کی تعریف کی ہے ۔'' (مقالات، ج ۲ ،ص۴۵۴)

## محکمۂ لغت کے عملے

فیلن نے اس لغت کے پہلے ہی صفحے پر مذکورہ حضرات کا نام لیتے ہوئے ان کی قدردانی کی جومحکمۂ لغت میں شامل تھے اور لغت کی تیاری میں ان کی مدد کی ۔ مددکاروں کے نام جس انداز میں فیلن نے تحریر کی ہے :

John Beames, Rev.Bate, Rev.Kellog اور در بھنگا اسکول کے ہیڈ ماسٹر S.H.Wattling نے شامل کیے تھے اور لالہ فقیر چند(ہیڈ اسسٹنٹ ) ،منشی چرنجی لال( مولف[ ہندوستانی] مخزن المحاورات )، لالہ ٹھاکر داس دہلوی ، لالہ جگن ناتھ ،منشی لیاقت حسین دینا پوری ، پنڈت شیونرائن (مایو کالج )،منشی نہال چند( ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز )،منشی بشمبر ناتھ،منشی رام پرشاد دہلوی،محمد محمود میرٹھی،رام ناتھ تیواری فرّخ آبادی،منشی کشوری لال دہلوی،منشی احسان علی رہتکی ،رائے سوہن لال اور سیّد احمد دہلوی ( مولف فرہنگِ آصفیہ ) ۔

اب ایک ایک شخص کا سراغ لگائیں کہ وہ صاحب کون تھے؟

## پادری ڈاکٹر سامؤئل ہنری کیلاگ(۱۸۳۹ء۔۱۸۹۹ء)(The Reverend Dr.Samuel Henry Kelloge,D.D, LL.D)

پادری کیلاگ اپنے دور کے ماہرترین بائبل شناس تھے ۔ وہ لانگ ایسلنڈ میں پیدا ہوئے ۔انھوں نے ۱۸۶۱ء میں پرنسٹن سمیزی سے گریجویٹ کیا اور۱۸۶۴ء میں مشنری کے طور پر انڈیا بھیجا گیا۔تھیولوجیکل اسکول (الہ آباد ) میں تدریس کیا ۔ ۱۸۷۶ء میں اہلیہ کے انتقال پر، امریکہ واپس چلے گئے ۔ اپنی عمر کے آخری پانچ سال ٹورنٹو کے سینٹ جیمز اسکوئر پریس بائٹرین چرچ میں خدمات انجام دی۔انڈیا میں ان کا آخری سونپا گیا کام،بائبل کے ہندی ترجمہ کی نگرانی تھی۔(یہ معلومات ماخوذ: مال ،۱۹۹۶ء،ص ۲۲۸ )پادری کیلاگ کی کتابوں کے سرورق کے مطابق وہ کچھ عہدوں پر فائز رہے : گیارہ سال مشنری انڈیا میں رکارسپانڈنٹ ممبر آف امریکن اورینٹل سوسائٹی۔

## گارساں دتاسی کی رپورٹیں

''لدھیانہ میں وہاں کے امریکی مسیحی پریسبی سرین یعنی پراٹسٹنٹ مشن کی طرف سے متعدد ہندی کے رسالے شا

ئع کیے گئے ہیں ۔ ان میں سے ریورنڈ ای.ڈبلیو.ہیری، ریورنڈ ایس.ایچ.کیلاگ اور ڈاکٹر ولسن کے لکھے ہوئے ہیں۔ اسی مشن نے ہندوستان میں سات نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں'' (مقالات، ج ا،ص ۱۴۷)[۹]

''مسٹر کیلاگ اب اپنی کتاب: گرامر آف دی لٹریچر انیڈ کولیکل ہندی کو پوری مستعدی سے شائع کرر ہے ہیں۔ اس فاضل مشنری نے از راہِ عنایت اس کے پروف کے فارم: ۱۷، ۱۸، ۱۹/ میرے پاس بھیجے ہیں جو صفحہ ۱۵۲/ تک جاتے ہیں اوراس وقت تک بھی ضمیری گردانو ں ہی کا ذکر ہے ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب بہت ضخیم ہو گی ۔ لیکن وہ ضرور مکمل ہو کر رہے گی ۔ کیوں کہ اس مولف کوکسی قسم کی حوصلہ افزائی کی کمی نہیں ۔''
(مقالات،۱۸۷۵ء، ج۲،ص ۱۷۵)

''پادری کیلاگ کی ہندی گرامر چھپ چکی ہے ۔ اور مصنف نے مہربانی سے اس کا ایک نسخہ مجھے بھیجا ہے ۔ یہ صرف تلسی داس والی ہندی کی ہی نہیں بلکہ مارواڑی، بگھیل کھنڈی، بھوج پوری وغیرہ ہندی بولیوں کی مجمل گرامر ہے ۔ یہ ایک نہایت عالمانہ کام ہے جس میں مشہور ہندو مصنفوں کی کتابوں سے بکثرت مثالیں پیش کی گئی۔ اس میں ان بولیوں کے باریک صوبے واری فرقوں کوخوش بختانہ طور ہر کام یابی سے با قاعدہ زبان کے صیغوں میں سمو دیا گیا۔ مثالیں عام طور پر نظم میں ہیں اس لیے کتاب کاایک حصہ ہندی عروض کے لیے وقف ہے ۔ اسے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت بحر کا تعین ، یونانی یا لاطینی کی طرح، وتد یعنی جزلفظ Syllables کی تعداد کے لحاظ سے ہوتا ہے ،حروف کی تعداد میں نہیں ۔''
(مقالات ، ج ۲،ص ۳۲۰)[۱۰]

**پادری کیلاگ کی تصانیف:** (مندرجہ ذیل کتابوں کے مختلف ایڈیشن شائع ہوئے ہیں یہاں ان کی پہلی اشاعت مدّنظر رکھی گئی ہے)

- ☆ *A Grammar of The Hindi Language* in which are treated the high Hindi, Braj, and the Eastern Hindi of the Ramayan of Tulsi Das, also the Colloquial Dialects of Rajputana, Kumaun, Avadh, Riwa, Bhojpur. Magadha, Maithila, etc, with Copious Philological Notes, Printed at the Am. Pres. Mission Press, Allahabad, 1876**.**
- ☆ *The Jews; or, Prediction and fulfillment*: an argument for the times London : James Nisbet & Co. 1883.
- ☆ *From Death to Resurrection* : or, Scripture testimony concerning the sainted dead, New York, Anson D.F. Randolph, 1885.
- ☆ *The Light of Asia and the Light of the World*: a comparison of the legend, the doctrine, & the ethics of the Buddha with the story, the doctrine, & the ethics of Christ , Macmillan & Co, London. 1885.
- ☆ *Are Premillennialists Right?* 1890.

☆ *The Genesis and Growth of Religion*, the L. P: Stone Lectures for 1892, at Princeton Theological Seminary, Macmillan & Co, London, 1892.

☆ *A Handbook of Comparative Religion*, Westminster, Press, Philadelphia, 1899.

☆ *The Expositor's Bible*: The Book of Leviticus, Hodder & Stoughton, London, (Year:?)

**پادری جی.ڈی.بیٹ(۱۸۳۶ء-۱۹۲۳ء) (The Reverend.John Drew Bate)**

پادری بیٹ پولی موتھ میں پیدا ہوئے۔انھوں نے ریجنٹس مشنری سوسائٹی میں تعلیم حاصل کی اور بپٹسٹ مشنری سوسائٹی کی طرف سے انڈیا بھیجا گیا۔کچھ دیر بنگال میں رہے پھر ۱۸۶۸ء سے الہ آباد میں رہے جہاں ۱۸۹۷ء میں سبک دوش ہوئے۔اس کے بعد وہ انگلستان چلے گئے۔۱۸۷۳ء میں ممبر آف ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال اور ۱۸۸۱ء میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر بنے۔وہ ایشیائٹک سوسائٹی اور مشنری ہرالڈ کے مجلّات کے لیے مضامین لکھتے رہتے تھے۔(دی جرنل آف دی ایشیا ٹک سوسائٹی، اپریل ۱۹۲۳ء،نمبر۲،ص: ۳۳۰-۳۳۲)ان کی زیرِ نگرانی میں فیلن کی لغت پایہ تکمیل تک پہنچ گیا تھا۔(رجوع کیجئے زیرِ تحریر مضمون کا پس نوشت نمبر۵)

پادری بیٹ کی کتابوں کے سرورق کے مطابق وہ کچھ عہدوں پر فائز رہے:''مشنری آف دی بپٹسٹ مشنری سوسائٹی آف لندن''/''ممبر آف یونی ورسٹی آف لندن''۔

**گارساں دتاسی کی رپورٹیں**

''الہ آباد کے پادری جی.ڈی.بیٹ جو امریکی مسیحی مبلّغ ہیں اور عالم و فاضل شخص ہیں، ہندی کی ایک لغت تیار کر رہے ہیں جس میں ۳۷/ہزار لفظ ہوں گے۔یعنی شکسپیر، فوربس، ٹامسن کی لغات کے مقابلے میں اس میں بارہ ہزار لفظ زائد ہوں گے۔یہ لغت چھوٹی چو ورقی تقطیع کے تقریباً ۸۰۰/صفحات پر مشتمل ہوگی۔اس وقت اس کا نمونہ میرے پیش نظر ہے۔''( مقالات، ج۱،ص ۳۴-ص۹۱)[۱۱]

''پادری جی.ڈی.بیٹ کی ہندی لغت :اے ڈکشنری آف دی ہندوستانی لینگویج ہشت ورقی بہت بڑی تقطیع ۸۰۵/صفحے اس سال میں بنارس میں شائع ہوئی ہے اور مولف نے از راہِ کرم مجھے اس کا ایک نسخہ بھیجا ہے۔اس میں پچاس ہزار الف یا مشتقات ہیں۔یعنی ٹامسن صاحب کی لکھی ہوئی اور ہندی لغت سے کوئی ۵۳/ہزار زیادہ۔مسٹر بیٹ بپٹیسٹ مشن سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ امر بھولنا نہیں چاہیے کہ ہندوستان میں یہ مشن ہمیشہ علمی و ادبی کام کرتا رہتا ہے۔(مقالات، ج۲،ص ۱۷۶)

**پادری بیٹ کی تصانیف:** (مندرجہ ذیل کتابوں کے مختلف ایڈیشن شائع ہوئے ہیں یہاں ان کی پہلی اشاعت مدّنظر رکھی گئی ہے)

اے گرائمر آف ہندی لنگویج (پہلا حصہ) ۱۸۹۳ء، پہلا ایڈیشن/۱۹۳۸ء، ٹریز اینڈ کمپنی لمیٹڈ

کارٹرنین/ ہندوستانی قواعد کے عناصر،۱۸۷۲ء( شاہ جہان پوری، ۱۹۸۵ء،ص۶۱)

- ☆ *Dictionary of the Hindee Language with meaning in English*, Printed at the Medical Hall Press, Banaras,1875.
- ☆ *A specimen translation of the first four chapters of the gospel* according to John in Hindi: With prefatory note, 1882.
- ☆ *An Examination of the Claims of Ishmael as Viewed by Muhammadans* (Being the First Chapert of section of Studies in Islam, Banâras, E. J. Lazarus and co, 1884, [The Missionary's Vade-Mecum- First Series]
- ☆ [Title in Hindi] *Satya Dharmmasastraka prathama khanda*, nija karake, utpattigrantha, arthat, mosilikhita adipustaka, tika sameta. 1891.

**جان بیمز(۱۸۳۷ء۔۱۹۰۲ء)(John Beams)**

لندن کے قریب واقع قصبہ گرین وچ ۲/ جون ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنی تعلیم سٹریھام اکیڈمی اور مرچنٹ ٹیلرز اسکول مکمل کی جہاں انھوں نے فرانسیسی، لاطینی، یونانی، عبرانی، ایطالی او جرمنی سیکھ لی تھی۔ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت کے لیے ۱۸۵۶ء میں ہیلی بری کالج میں داخلہ لیا اور ۱۸۵۸ ء میں اندین سول سروس میں منتخب ہوئے تھے۔ ۱۸۵۹ء میں انھوں نے گجرات میں اسسٹنٹ کمشنر کا عہدہ سنبھالا۔ دورانِ ملازمت اُنھیں زیادہ تر بنگال اور پنجاب کے علاقوں میں رہنے کے مواقع حاصل ہوئے تھے لیکن انھوں نے ہندوستان کے دوسرے علاقوں کے سفر بھی کیے تھے ۔۱۸۷۷ء میں ایکٹنگ کمشنر آف اڑیسہ/۱۸۸۷ء میں کمشنر آف بھگالپوراور بالآخر کمشنر آف پریزیڈنسی ڈویژن بھی رہ چکے۔ ۱۸۹۳ء میں انگلستان واپس چلے گئے وہاں ان کا انتقال ہوا۔وہ بالاسور کے لوگوں کے بارے میں مضامین لکھتے تھے جو بغیر نام انڈین آبزرور میں۱۸۷۲ء سے لےکر۱۸۷۳ء تک چھپتا رہتا تھا ۔(معلومات ماخوذاز: جان بیمز اینڈ اڑیسہ، ۲۰۰۷ء)

**گارساں دتاسی کی رپورٹیں**

”مسٹر جے بیمز جو ایک مشہور مستشرق ہیں اور آج کل چند بردائی کی نظم پر تھوی راج راسو کو ایڈٹ اور اس کا انگریزی ترجمہ کررہے ہیں۔ جے بیمز نے اپنے ترجمے کے نمونے کے طور پر، اس کتاب کی نویں، پرو سیڈنگز آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں شائع کی ہے ۔اس نمونے کو دیکھ کر ترجمے کی خوبی نیز اصل کتاب کی مشکلات کا اندازہ اہل نظر کرسکتے ہیں ۔اس رسالے کے اکتوبر کے پرچے میں، اس کتاب کے ان قلمی نسخوں کے متعلق، تفصیلی معلومات درج ہیں جو موصوف نے اپنا متن تیار کرنے کے لیے استعمال کیے ہیں ۔انھوں نے جرنل آف دی ایشیاٹک آف بنگال کے چوتھے نمبر میں مسٹر گروس کے بے بنیاد اعتراضات کا مسکت جواب دیا ہے ۔مسٹر گروس نے جس طرح مسٹر بیمز کے ساتھ ناانصافی روا رکھی ہے، اس طرح وہ ہندوستانی زبان کے بدخواہ ہیں ۔“ ( مقالات، ج ۱،ص۳۴)[۱۲]

''مسٹر جان بیمز نے چند نامی مولف کے متعلق اپنی تحقیقات جاری رکھی ہے ۔انھوں نے اس کے متعلق اس سال، جنرل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس کے ساتھ اصل متن کا بھی کچھ حصہ ہے۔ رسالہ انڈین انٹی کویری میں انھوں نے اپنے ایک مضمون میں بتایا ہے کہ ہندی کی بولیوں کولسانیاتی نقطہ نظر سے خاص اہمیت حاصل ہے ۔موصوف سے پہلے پادری ریورنڈ ایس.ایچ.کالیگ نے یہی خیال پیش کیا تھا اور مزید برآں یہ ادعا کیا تھا کہ اگر چہ ان بولیوں کا سنسکرت سے تعلق ہے لیکن یہ کہنا صحیح نہیں کہ وہ سنسکرت سے ماخوذ ہیں ۔ پادری رویرنڈ ڈاکٹر اے .ایف.آر ہو یرنلے جو بنارس کے جگ نرائن کالج میں ہیں اسی مولف چند کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں ۔ چوں کہ بظاہر اب مسٹر گروس نے جو چند کے متعلق کام کر رہے تھے ، اس کام کو قطعاً ترک کر دیا ہے، اس لیے ریورنڈ اے.ایف.آر ہو یرنلے نے مسٹر بیمز کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا ہے ۔ تا ہم اس اہم کتاب کو شائع کیا جا سکے ۔''
(مقالات، ج ۱، ص۲۱۰) [۱۳]

''جان بیمز جو آج کل صوبہ اڑیسہ کے ناظم ہیں اپنی کتاب: اے کیمپراٹیو گرامر آف دی ماڈرن ارین لینگویج آف انڈیا اس پر لکھنؤ کے ہندوستانی اخبار سر رشتہ تعلیم اودھ کی اشاعت ۱/اپریل ۱۸۷۳ء میں مضمون شائع ہوا۔'' (مقالات، ج۱،ص۳۰۶)

''مسٹر جان بیمز کے گرامر کی دوسری جلد جلد بھی نکل آتی ہے ۔اس میں اسم ،ضمیر کے قواعد، ہندی، پنجابی، سندھی ، گجراتی ، مرہٹی ، اڑیا، اور بنگالی زبانوں کے متعلق عالمانہ طور پر بیان ہوئے ہیں ۔ ہندیات کے شہرہ آفاق ماہر ڈاکٹر مرے مچل کی سند،اس کتاب کی صحت وخوبی کی ضامن ہے ۔'' (مقالات ،ج ۲،ص ۱۷٦) [۱۴]

''ببلیتھویاانڈین کا سلسلہ نشریات ،اپنی انتہائی اہم مطبوعات میں ایک ایسی ہندوستانی کتاب کو بھی شمار کرتا ہے جو فی الحقیقت تاریخی چیز ہے ۔ میرا اشارہ قدیم ہندی نظم یا منظوم داستان کی طرف ہے (میری تاریخ ہندوی و ہندوستانی میں اس کا نام ملاحظہ ہو ۔اس شاعر اور اس کی نظموں کے متعلق اور بہت سی تفصیلات ریورنڈ جان رابسن کے مضمون مطبوعہ انڈین مل ۱۲ /مئی ۱۸۷۳ء سے معلوم ہوسکتی ہیں۔ ) جسے چند شاعر نے اسلامی فتوحات سے پہلے ۱۱ء میں پرتھی راج راساؤ یعنی اجمیر اور دہلی کے رانا پرتھی راج کو جو ۱۰۵۰ء میں پیدا ہوا وقائع ) نام سے تحریر کیا تھا ۔ اس قیمتی کتاب کو ایڈیٹ کرنے کا مشکل اور محنت طلب کام، میرے فاضل دوست مسٹر جان بیمز کے سپرد اب قطعی طور سے ہو چکا ہے۔ یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ اس وقت تک صرف ایک ہی حصہ شائع ہوا ہے جو ٦٦/صفحات پر مشتمل ہے اور اس قسم کے ٦٨ /حصص اور باقی ہیں جن میں سے بعض پہلے حصے سے کہیں زیادہ طویل ہیں ۔ جیسا کہ مسٹر بیمز نے پہلے حصے کے ساتھ ایسیاٹک سوسائٹی بنگال کے رسالے کے شمارہ دوم بابت ۱۸۷۲ء میں جو اطلاع شائع کی ہے اس میں لکھا ہے ۔'' (مقالات ، ج ۱،ص ۳۳۳) [۱۵]

مسٹر بیمز ایک پرانے ہندی بھاٹ کو منظر عام پر لائے ہیں جس کے متعلق اب تک کم از کم یورپین کو تو کچھ نہ جانتے تھے۔ یہ ۱۰۵۰ء کے لگ بھگ نور پور میں جسے سابق میں دھمیڑی کہتے تھے ، رہتا تھا۔اور اس کے کلام کا مجموعہ چھوٹی چھوٹی تقطیع کے ۱۰۵ /صفحات پر مشتمل ہے ۔اس میں کوئی مسلسل تاریخ نہیں۔ بلکہ یہ سب راجہ جگت سنگھ کی تعریف

میں گیت ۔ یا جیسا کہ مسٹر بیمز نے کہا ہے محض کتھا Rhapsodie ہیں ۔ جگت سنگھ نے مغل شہنشاہ شاہ جہاں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تھا ۔ مسٹر بیمز نے اصل گیتوں کے کئی صفحے ترجمہ اور فاضلانہ حواشی کے ساتھ شائع کیے ہیں ۔ (مقالات ،ج ۲،ص ۲۹۵۔۲۹۶)

''ایک مسلمان نے ہگلی کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے ایک بہت بڑی جائیداد وقف کی ہے اس سلسلے میں مجھے تیس صفحوں کا ایک اردو کتابچہ ملا ہے جس میں اس واقعے سے متعلق جملہ اطلاعات درج ہیں ۔ یہ میرے دوست مسٹر بیمز نے از راہِ عنایت مجھے روانہ کیا ہے ۔'' (مقالات ،ج ۲،ص ۸۵)

**بیمز کی تصانیف**

- ☆ *A Glossary of Judicial and Revenue Terms and and of Useful words* occurring in official Documents Relating to the Administration of the Government of British India From the: Persian, Hindustani , Sanskrit, Hindi, Bengali, Uriya, Marathi, Guzarathi, Telugu, Karnata, Tamil, Malayalam and other Languages, Horace Hayman Wilson, 1855.
- ☆ *Manual of the District of Balasore*,(year:?)
- ☆ *Outlines of Indian philology*, with a map shewing the distribution of Indian languages, London, Trubner and co.(first editon: 1867, second edition: 1868)[۱۲]
- ☆ *A comparative grammar of the modern Aryan languages of India* : to wit, Hindi, Panjabi, Sindhi, Gujarati, Marathi, Oriya, and Bangali. London: Trübner, 1875-1879. 3 vols.
- ☆ John Beames's Essays on Orissa History and Literature : Edited by Kailash Patnaik, Published by Prafulla Pathagara, Jagatsinghpur, Cuttack, 2004
- ☆ John Beams and Orissa, Compiled and Edited: Dr.Lalatendu Das Mohapatra, 2007, Pragati Utkal Sangha.

ان تین مشنریوں کو آپس میں اچھے علمی اور گہرے تعلقات تھے چناں چہ پادری بیٹ اپنی کتاب: اے ڈکشنری آف دی ہندی لینگویج کے دیباچے میں یوں لکھا ہے: (بیٹ،۱۸۷۵ء،دیباچہ)

"An expression of the author's obligations to his valued and learned friends: John Beams of the Bengal Civil Service and S.H.Kellog of the American Presbyterian Mission is recorded with very much pleasure."

**لالہ منشی فقیر چند ویش**

منشی فقیر چند کئی عہدوں پر فائز تھے :لسانیات اور لغت کا ماہر،فیلن کے محکمۂ لغت کا ہیڈ اسسٹنٹ ، انجمنِ عرب

سرائے دہلی کا سکرٹری، اخبار نویس۔

**بطورِ سکرٹری:** ''عرب سرائے دہلی کی بانی حضر حاجی بیگم محل حضرت ہمایوں بادشاہ تھیں ۔ یہ عمارت اہل عرب کی رہائش کے باعث ، تاریخی شہرت رکھتی ہے ۔ دراصل یہاں وہ عرب رہتے تھے جنھیں محل حضرت ہمایوں شاہ بعد فراغتِ حج ۹۶۸ ہجری /۱۵۶۰ء عرب سے منتخب کر کے سلطان وقت کی اجازت سے اپنے ہمراہ دلی لائی تھیں تا کہ وہ حضرت ہمایوں کے مرقد پر قرآن اور فاتحہ خوانی کریں۔ انھیں کے نام پر انھوں نے یہ بستی بسائی تھی ۔صرف تعلیمِ دین کے لیے ایک مدرسہ بھی قائم کیا تھا جس کے مہتمم اول شیخ حسین اور نور الدین ترخان تھے ۔۱۸۷۳ء میں اس سرائے کا انتظام شہزادہ مرزا الٰہی بخش کو حاصل تھا ۔ ۱۸۷۸ء میں اس کے سکریٹری ،فقیر چند ویش ۔ ہیڈ اسسٹنٹ ڈکشنری اس ۔ڈبلیو۔فیلن ہوئے ۔۱۹۱۳ء میں سرکار برطانیہ نے اپنے ضرورت کے لیے اس مقام کا نام برائے نام معاوضہ دے کر ۱۹۲۲ء میں اسے خالی کرالیا ۔'' (یوسف بخاری، ۱۹۵۶ء،ص ۱۵)

**بطورِ ماہر لغت:** فیلن کے محکمۂ لغت کے ہیڈ اسسٹنٹ رہے ۔فیلن کے لغت : ایـن انـگـلـش ہـنـدوسـتـانـی لاء اینڈ کـمـرشـل ڈکـشـنـری کے دو ایڈیشن: ۱۸۷۹ء اور ۱۸۸۸ء (دونوں بنارس سے )منشی فقیر چند نے نظر ثانی کی تھی۔ (شاہ جہان پوری،۱۹۸۶ء،ص۵۴)

**بطورِ مولف:** منشی چرنجی لال دہلوی ہـنـدوسـتـانـی مخزن الـمـحـاورات کے دیباچہ میں انھوں نے منشی فقیر چند کا یوں تعارف کیا تھا:''اپنے دوست لالہ فقیر چند دہلوی ۔مولفِ قـصـہ مـہـتـاب بـیـگـم اور تـذکـرہ کـوئـین و یـکـٹـوریـہ قـیـصـرِ ہند کے شُکریہ پر ختم کرتا ہوں جنھوں نے اپنے عالی خیال اور ریوؤں سے اس کتاب کو مزیّن فرمایا۔'' (چرنجی لال، ۱۸۸۶ء ،ص ۲)

منشی فقیر چند نے سید احمد دہلوی کے لغت : لـغـاتِ اردو معروف بہ ارمغانِ دہـلـی پر تقریظ لکھی ہے ۔ (بتاریخ: ۲۸/ مارچ ۱۸۷۸ء ۔مشمولہ: فرہنگِ آصفیہ ،جلد چہارم ،ص ۸۱۲ )

**گارساں دتاسی کی رپورٹیں**

''اخـبـارِ انجمنِ پنجاب نے (بتاریخ:۱۱/ جولائی ۱۸۷۳ء )حکومت [ بنگال ] اپنے خرچے اور اپنی نگرانی میں ایک بڑی لغت کی ترتیب اور اشاعت کا حکم دیا ہے جس میں کل اردو الفاظ شامل ہوں گے ۔اس کام میں بڑی محنت اور احتیاط کی ضرورت ہوگی دہلی اور ہندوستان کے دیگر شہروں کے ممتاز و تخصص فضلا کے علاوہ منشی فقیر چند متوطن عرب سرائے دہلی اور اسی پایہ تخت کے ایک اور ساکن منشی احمد جو وہاں کے نارمل اسکول میں ہیں باہم اس عظیم الشان کام پر مامور ہوئے ہیں ۔'' (مقالات، ج۱ ،ص ۳۱۸)

''ضلع دہلی میں ایک مقام عرب سرائے ہے یہاں بھی ایک انجمن ہے ۔ یہ چھوٹے مقام کی اور چھوٹی سی سہی لیکن دوسری بہت سی مشہور تر علمی انجمنوں سے کسی طرح کم اہم نہیں ۔ بلکہ برابر کی حریف ہے ۔ یہ اپنا رسالہ پابندی سے شائع کرتی ہے جو، اپنی آزادی رائے اور ملک کی بہی خواہی کے لیے مشہور رہے ۔ اس کی نگرانی میں کئی کتابیں تصنیف یا ترجمہ

ہو چکی ہیں ۔ یہ سب اس کے سکریٹری لالہ فقیر چند کا فیض ہے جو بڑے جو شیلے آدمی اور عالم آدمی ہیں ۔ اپنے رسالے میں انھوں نے کئی قابل مضامین لکھے ہیں ، ان میں سے ایک اردو شاعری پر ہے ، دوسرا اہل ہند کی پیچیدہ عبارت آرائی کے خلاف ، خاص کر خطوط میں جو اکثر مدحیہ جملوں کے انبار پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ ایک اور غیر ضروری انگریزی الفاظ اور نو ساختہ الفاظ کے خلاف ۔'' (مقالات ، ج ۲ ، ص ۱۰۱)

''انجمن عرب سرائے دہلی کے سکریٹری اور پرجوش محبِ وطن۔فقیر چند۔کا ایک مضمون پنجابی (بتاریخ:۱۸۷۶ء) میں چھپا ہے ۔فقیر چند نے لکھا ہے کہ ہمارے انجمن عرب سرائے کو سب چیزیں چھوڑ کر لسانیات پر توجہ دینی چاہیے ۔''(مقالات ، ج ۲،صص ۲۸۱۔۲۸۲)

## منشی چرنجی لال چھیتر چند کا سے دہلوی

آنجہانی منشی چرنجی لال(انتقال قریباً:۱۸۹۷ء ) الہ آباد کے رہنے والے تھے۔کلکتہ یونی ورسٹی سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تھا۔ انسپکٹر مدارس تھے۔ انھیں فلسفہ اور ریاضی کا بہت شوق تھا۔( قادری ،۱۹۸۸ء،ص ۲۲۶) '' اپریل ۱۲۹۲ہجری/۱۸۷۵ء سے ۱۳۰۱ہجری/۱۸۸۳ء تک ،ایس.ڈبلیوفیلن کے دفتر میں اسسٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے تھے۔''(چرنجی لال، ۱۸۸۶ء،ص۲) نیز وہ نائب سکرٹری انجمن عرب سرائے دلی تھے۔( تقریظ منشی چرنجی لال برلغاتِ اردو معروف بہ ارمغانِ دہلی ،ص ۵۳)

منشی چرنجی لال کی کی تصانیف : (جریدہ ،۲۰۰۶، شمارہ ۳۷،صص ۲۲۶۔ ۲۲۷)[۱۷]

۱۔ ہدایتیں در بابِ تعلیمِ نفس ۔اس کتاب میں اس اردو ترجمے کو وضاحت سے پیش کیا گیا ہے جو سی ۔ فنک نے ایک انگریزی مضمون سے کیا تھا جو ویکلی وزیٹر میں ریورینڈ جان ٹوڈ کے نام سے چھپا تھا اور جو ہنٹس آن سلف امپرو ومنٹ نامی کتاب سے ماخوذ تھا ۔[۱۸] ایک نسخہ ہے جو آگرہ ۱۲۶۴ہجری/۱۸۴۷ء میں چھوٹی تقطیع پر ۲۰۸/صفحات پر مشتمل ہے ۔اس کا دوسرا ایڈیشن تعلیم النفس یارسالہ تعلیم النفس کے نام سے الہ آباد سے ۱۲۷۶ہجری/۱۸۵۹ء میں چھوٹی تقطیع پر چھپا تھا ۔''مسٹر ہنری کارٹر کی تحریک اور مسٹر چارلس فنک کی اعانت سے علمِ نفسیات کی ایک کتاب انگریزی سے ترجمہ کی اور اس کا نام تعلیم النفس رکھا ۔ یہ کتاب گورنمنٹ پریس ۱۲۷۶ہجری/۱۸۵۹ء میں طبع ہوئی ۔'' ( قادری ، ۱۹۸۸ء ،ص ۲۲۶)

۲۔ قصہ سرا جپور یا سراج کی کہانی ۔ یہ کتاب، آگرہ سے ۱۲۶۷ہجری/۱۸۵۰ء میں ۱۸/صفحات پر شائع ہوئی ۔ اس کے چند ایڈیشن ہیں اور ان میں سے ایک وہ ہے جو لاہور سے ۱۲۷۷ہجری/۱۸۶۰ء میں چھوٹی تقطیع میں ۱۳/صفحات پر ہے ۔شاید یہ وہی کتاب ہے جو سراج پر ان کے نام سے ریورینڈ ایس. لانگ کے ڈسکرپٹیو کیٹلاگ (۱۲۸۴ہجری/۱۸۶۷ء ) میں شامل ہے اور جو میرٹھ سے ۱۲۸۲ہجری/۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی ہے ۔نیز بلوم ہارٹ کی کیٹلاگ میں چرنجی لال کی یہ کتاب شامل ہے: قصہ سورج پور (یہ ایک ہندی کتاب کا ترجمہ ہے جس کا مترجم :سری لالہ ہے ۔ معاونِ مترجم: چرنجی لال، چوتھی اشاعت ۱۸۵۸ء ،آگرہ

اور دوسری اشاعتیں)(بلوم ہارٹ ،۱۸۸۹ء، ۳۲۵)

قصہ سورج پور،مترجم: سید روشن علی،نظر ثانی:منشی چرنجی لال ، ۱۸۷۱ء گورنمنٹ پریس ،الہ آباد۔

۳۔ دھرم سنگھ کا قصہ جو دھرم سنگھ کورتنت کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب لاہور سے ۱۲۶۸ہجری/۱۸۵۱ء اور۱۲۸۲ہجری/ ۱۸۶۵ء میں چھوٹی تقطیع پر شائع ہوئی ہے۔ یہ ایک ہندی کتاب کا ترجمہ ہے جس کا مترجم : وسی دھرا ہے ۔ معاونِ مترجمین: چرنجی لال اور سری لالہ ہیں۔۱۸۴۶ء ،لاہور)(بلوم ہارٹ ، ۱۸۸۹ء،ص ۳۲۵)قصہ دھرم سنگھ زمین دار ، پنڈت بنسی دھر نے منشی چرنجی لال کے دھرم سنگھ کی کہانی سے ترجمہ کیا۔ ۱۸۹۸ء، نول کشور،لکھنؤ ۔[۱۹]

۴۔ خیالات الصنائع ۔ یہ نیچرل سائنس کا ایک مقالہ ہے جو آگرہ سے ۱۲۷۰ہجری/۱۸۵۳ء میں چھوٹی تقطیع میں۵۲/صفحات پر چھپا ہے۔

۵۔ مصباح المساحت یا مراۃ المساحت ۔یہ ایک ہندی کتاب سے ترجمہ کی گئی ہے اور بلدیو بخش بھی اس میں شریک تھے ۔''۱۲۷۱ہجری/۱۸۵۴ء میں تالیف ہوئی۔'' ( قادری ، ۱۹۸۸ء ،ص ۲۲۶)

۶۔ مرات الساعات ۔ایک ہندی کتاب کا ترجمہ ہے جس کا مترجم: سری لالہ سری رام ،وزیر اعظم ریاستِ الور ) (بتعاونِ منشی چرنجی لال ،۱۸۵۸ء ، آگرہ )(بلوم ہارٹ ، ۱۸۸۹ء،۳۲۵)

۷۔ مصباح المساحت ۔ایک ہندی کا ترجمہ ہے جس مترجم: سری لالہ ہے ،وزیر اعظم ریاستِ الور ) (بتعاونِ منشی چرنجی لال )(۱۸۶۴ء۔۱۸۵۹ء ،لاہور )(بلوم ہارٹ،۱۸۸۹ء،۳۲۵)خود کتاب کے سرورق بتاریخ: ۱۸۶۶ء (نول کشور،لکھنؤ) پر لکھا ہوا ہے :

> حصہ اول: مجاریہٗ اہالی سر رشتہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی جس کو پنڈت بنسی دھر نے باعانت منشی چرنج لال چھیتر چندر کا سے ترجمہ کیا واسطے استعمال مدارس و مکاتبِ سر رشتۂ تعلیم صوبہٗ اودھ حسب الحکم جناب فیض مآب مسٹر ہینڈ فورڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ۔

۸۔ نسخۂ گنجِ طالع۔ آگرہ سے ۱۲۷۷ہجری/۱۸۶۰ء میں ۶۴ /صفحات پر چھوٹی تقطیع میں شائع ہوا ہے ۔

۹۔ چرنجی لال انشا۔ اس کا ایک تیسرا ایڈیشن بھی ہے جو، ۱۲۷۸ہجری/۱۸۶۱ء میں شائع ہوا۔اس کتاب میں خطوط ، درخواستیں اور مضامین لکھنے کے طریقے بتائے گئے ہیں ۔مسٹر ہنری اِسٹورٹ ریڈ جو مدراس کے مہتمم اعلیٰ تھے انھوں نے اس کتاب کو پسند کیا اور نصاب کے لیے منتخب کر لیا۔[۲۰] اس کتاب کا ایک ایڈیشن آگرہ سے ۱۲۷۰ہجری/۱۸۵۳ء میں دوسرا ۱۲۷۵ہجری/۱۸۵۸ء میں چھوٹی تقطیع کے ۳۶ /صفحات پر چھپا ہے ۔

بلوم ہارٹ میں چرنجی لال کی یہ کتاب شامل ہے : انشائے اردو ،۱۸۶۱ء ،الہ آباد۔ (بلوم ہارٹ، ۱۸۸۹ء،ص ۶۵)

۱۰۔ حقائق الموجودات ۔ یہ کتاب ہندی سے ترجمہ ہوئی ہے ۔مترجم: راجا شیو پرشاد (سی .ایس.آئی )اور معاونِ مترجم: چرنجی لال (تیسری اشاعت ، ۱۸۵۸ء ، آگرہ ) (بلوم ہارٹ، ۱۸۸۹ء، ص ۳۲۱)

۱۱۔ شرف المناقب اردو ،حمید الدین بن فضائل ،مترجمین: لالہ چرنجی لال، منشی جگن ناتھ، دوسری اشاعت: ۱۸۹۱ء مطبعِ محبِ ہند، دہلی۔

۱۲۔ ''میر احمد شاہ رضوانی اور منشی چرنجی لال: اردو گرامر موسوم به تعلیم القواعد ، ۱۹۲۱ء، تعدادِ صفحات: ۱۰۰، مفید عام پریس ،لاہور، گلاب سنگھ اینڈ سنز لاہور'' ( شاہ جہاں پوری، ۱۹۸۶ء، ص ۱۳) البتہ معلوم نہیں یہ کتاب ہمارے منشی چرنجی لال کی ہے یا کسی اور کی۔ کیوں کہ ہندوستانی مخزن المحاورات کی دوسری اشاعت کے سرورق کے مطابق منشی چرنجی لال کا ۱۸۹۷ء کے لگ بھگ انتقال ہوا تھا۔

۱۳۔ شارع التعلیم ۔ یہ فارسی اساتذہ کے رہ نمائی کے لیے ہے۔

۱۴۔ اردو زبان کی تاریخ اور رسالہ ہندوستانی فلولوجی۔ (مشمولہ، ہندوستانی مخزن المحاورات کے سرورق، دوسری اشاعت، ۱۸۹۹ء)

**لغات کے حوالے سے:**

۱۔ تثلیث اللغات ۔ یہ کتاب اور پنڈت بنس دھر کے اشتراک سے لکھی گئی ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں: پہلی جلد میں عربی و فارسی کے وہ فصیح الفاظ ہیں جو ، اردو میں مستعمل ہیں ۔ یہ الہ آباد سے ۱۲۷۷ہجری / ۱۸۶۰ء میں چھوٹی تقطیع کے ۲۱۴ / صفحات پر چھپی ہے ۔ دوسری جلد میں اردو استعمال ہونے والے ہندی الفاظ ہیں ۔ یہ الہ آباد / ۱۲۷۷ہجری ۱۸۶۰ء میں چھوٹی تقطیع کے ۱۲۰ / صفحات پر شائع ہوئی ہے ۔ تیسری جلد میں پہلی دو جلدوں کے الفاظ کو حروفِ تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے ۔ یہ بنارس ۱۲۷۷ہجری/ ۱۸۶۰ء میں ۲۲۸ /صفحات پر چھپی ہے۔

۲۔ ہندوستانی مخزن المحاورات ۱۳۰۴ہجری/ ۱۸۸۶ء ۔ امیر چند بندہؔ (بندہ ان کا تخلص تھا) ہندوستانی مخزن المحاورات نظرِ ثانی کر کے ۱۳۱۷ ہجری/ ۱۸۹۹ء میں منشی امیر چند نے ہندوستانی مخزن المحاورات پر نظرِ ثانی کر کے دوبارہ شائع کروائی۔[21]

۳۔ امثال بے مثال (دوسری اشاعت ، میرٹھ، ۱۸۶۷ء ) (بلوم ہارٹ، ۱۸۸۹ء، ص ۶۵):

A collection of proverbs and popular sayings in Hinsustani and Devanagri characters with their explanations

**منشی چرنجی لال بطورِ مالکِ اخبار:**

گنجینہ نظائر ۔ ترجمہ انڈین لاء رپورٹ، ماہ واری، ۲۸ / ورق اوسط سالانہ ... مالک منشی ہر سکھ رائے، مترجم خواجہ احمد حسن ، مہتمم چرنجی لال ، پرنٹر سید جواد علی شاہ از مطبع کوہ نور ، اجرا: یکم جنوری ۱۸۷۶ء (محمد اشرف، ۱۸۸۸ء،

حصہ اول ،ص ۱۱۱۔۱۱۲)

محبِّ ہند۔ دہلی، محلّہ فیض بازار، مالک چرنجی لال، اجرا: یکم اپریل ۱۸۸۵ء۔(محمد اشرف، ۱۸۸۸ء،حصہ اول ،ص ۲۳۶)

منشی چرنجی لال نے ہندوستانی مخزن المحاورات کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ انھوں نے ۱۸۸۴ء تک لغت کا کام شروع کیا ور ۱۸۸۶ء تک مکمل کردیا۔انھوں نے دیباچہ میں اپنے مُحسنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سب سے پہلے فیلن کا نام لیا: (چرنجی لال ،۱۸۸۶ء،ص۲)

> سب سے پہلے اپنے ولی نعمت ،محقق زبان، مُفتیِ لسان فیلسوفِ زمانہ جناب ایس.ڈبلیو.ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مرحوم سابق انسپکٹر مدارسِ حلقۂ بہار کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے پٹنہ عظیم آباد سے دہلی میں آ کر اپنی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری بنانی شروع کی اور مجھ کو اپریل ۱۸۷۵ء میں دہلی کالج کی فرسٹ ایر کلاس میں سے بُلوا کر ، اپنے محکمۂ لغات میں اپنا اسسٹنٹ مقرّر فرمایا ۔ صاحب ممدوح ، زبان کی تحقیقات کے لیے اکثر دورہ فرماتے رہتے تھے ۔ چناں چہ پورب میں پٹنہ تک ، پنجاب میں لاہور تک راج پوتانہ میں اجمیر تک تمام مشہور [شہروں] قصبہ و دیار اور کوہِ منصوری وغیرہ کی سیرا کرائی۔ اِن مقامات کے اکثر خاص و عام گویے بُلوا کر ، اُن کی چیزیں سُنوائیں۔مختلف زبانوں کی ڈکشنریاں ،گریمریں اور فلولوجی کے رسالے میرے سپرد کیے ۔ شمالی ہندوستان کے مختلف حصوں کی بولیوں کے ہندی الفاظ سے ملتے ہوئے الفاظ کی فہرستیں جو صاحب ممدوح کے معاون بھیجا کرتے تھے اپنی ڈکشنری میں منتخب کر کے داخل کرنے کے لیے حوالے کیں ۔ ہندی الفاظ کی اصل سنسکرت سے تحقیق کرنے کی خدمت علاوہ ڈکشنری میں الفاظ ومحاورات زیادہ کرنے اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لیے مقرّر فرمائی۔ الغرض اپریل ۱۸۷۵ء سے ۱۸۸۳ء تک صاحب ممدوح کے دفتر میں لغت ہی کا کام کرتا رہا جس کے سبب سے میری سابقہ واقفیت اور تجربہ میں بہت بڑی ترقی ہوئی۔

**منشی سید احمد دہلوی**

سید یوسف بخاری دہلوی نے (پیدائش:۱۹۰۷ء)منشی سید احمد دہلوی(۱۸۴۶ء۔۱۹۱۹ء) کے حالات اور تصانیف پر مکمل طور پرلکھیں ہیں ۔ فرہنگِ آصفیہ کے مختلف ایڈیشن میں (مثلاً:۱۹۷۷ء،اردوسائنس بورڈ،لاہور)اس حوالے سے کافی معلومات ملتی ہیں ۔ چناں چہ راقم الحروف تکراری باتوں سے پرہیز کرتے ہوئے فرہنگِ آصفیہ کے حوالے سے کچھ نکات بتاتی ہے:

’’فیلن خود دہلی آئے اور انھوں نے انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لیےمنشی فقیر چندکو اورا ردو میں تیارکر نے کے واسطے مولوی صاحب کا انتخاب کیا ۔سید احمد دہلوی ۱۲۵۲ہجری/۱۸۷۳ء تا۱۲۹۷ہجری /۱۸۷۹ءفیلن کے پاس کام کررہے تھے‘‘(یوسف بخاری ، ۱۹۶۵ء ،ص ۲۷) سید احمد دہلوی ۱۲۹۲ہجری /۱۸۷۵ء سے لےکر۱۲۹۳ہجری/۱۸۷۶ء تک سید احمد دہلوی نے اردو زبان دانی کے سلسلے کا ایک نمونہ اخبارِ انجمنِ پنجاب میں چھاپنا شروع کیا تھا۔‘‘ اس کا

نمونہ۱۲۹۳ہجری/۱۸۷۶ء میں اخبارِ انجمن پنجاب کے مختلف پرچوں میں، آغاز جون سے۲۲/دسمبر تک چھپ چکا تھا۔" (مشمولہ: لغاتِ اردو معروف بہ ارمغان دہلی، ۱۸۷۸ء،صفحہ ما قبل دیباچہ)

اس کے بعد لغاتِ اردو معروف بہ ارمغانِ دہلی اپریل ۱۲۹۴ہجری۱۸۷۸ء میں اس کا حصہ اول جو الف ممدودہ ("آ") پر ۱۵۶/صفحات پر مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا۔ اس لغت کے پہلے ورق میں فیلن کی مختصر سی تقریظ انگریزی میں ملتی ہے۔

اس لغت کی ارتقائی شکل ہندوستانی اردو لغت ہے جو مطبعِ ارمغانِ دہلی سے چھپ گئی تھی اور ۱۱۲۰/ صفحات پر شامل تھی در اصل یہ لغت (بصورتِ رسائل، ۳۹ /تعداد، ۱۳۰۰/ہجری بمطابق نومبر۱۸۸۲ء بہ بعد) مطبعِ یوسفی، دہلی سے چھپ جاتی تھی۔ اس لغت کے آٹھواں نمبر (۱۳۰۱ہجری/جون ۱۸۸۳ء ) کے اشتہار کے سرورق کا عکس کا ملاحظہ فرمایئے: (مشمولہ:فرہنگِ آصفیہ ،مرتب: ۱۹۷۷ء ،جلد اول،ابتدائی صفحات)

"یہ نئی اور مکمل اردو ڈکشنری جس میں ہندوستانی زبان کے تقریباً کل الفاظ یعنی عربی۔ فارسی۔ ترکی ۔ ہندی بلکہ لغاتِ انگریزی مخلوط بہ اردو اور عدالتی و بیگماتی محاورے بھی شامل ہیں۔ ماہِ نومبر ۱۸۸۲ء سے ۲۴/ صفحے پر (مگر جولائی سے ۲۳ /صفحے پر) بطورِ رسالہ ماہوار ہر مہینے کے بیسویں تاریخ شائع ہوتی ہے۔"

غالباً سید احمد دہلوی نے فیلن کے خیالات سے متاثر ہو کر اپنا لغت Facsimile کی شکل میں شائع کرتے رہتے:

ہندوستانی اردو لغات ۔ یہ نئے اور مکمل اردو ڈکشنری جس میں ہندوستانی زبان کی تقریباً کل افاظ یعنی عربی و فارسی و ترکی و ہندی بلکہ لغات انگریزی مخلوط بہ اردو اور عدالتی و بیگماتی محاورہ بھی شامل ہیں ۔ ماہ واری مطبعِ یوسفی سے نکلی۔ دہلی گزر ترکمان، دروازہ حویلی نواب مظفر خان، ماہ واری ۱۲/ ورق خورد سالانہ ۶ آنہ ہے۔ مالک و ایڈیٹر منشی سید احمد دہلوی مدرّس فارسی دہلی ضلع اسکول اجرائے یکم نومبر ۱۸۸۲ء (محمد اشرف ،۱۸۸۸ء، حصہ اول ،ص ۲۸۵)

اخبار النساء ۔ دہلی ترکمان گیٹ ،حویلی نواب مظفر خاں سے یکم اگست ۱۸۸۴ء کو یہ عشرہ وار اخبار آٹھ صفحار پر شائع ہوا۔ مالک منشی سید احمد صاحب ، مدرّس فارسی ، دہلی ضلع اسکول تھے ۔ سالانہ چندہ چھ روپے تھے ۔ مطبع ارمغان میں طباعت ہوتی تھی ۔ اس اخبار میں خانہ داری سے متعلق معلومات دی جاتی تھی اور خاص طور پر ایسے مضامین شائع کیے جاتے تھے جن میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی جاتی تھی اور بتایا جاتا تھا کہ وہ حیا و شرافت کو نہ چھوڑیں اور خانگی جھگڑوں سے بچیں۔ اس اخبار میں عورتوں کے مضامین بھی ہوتے تھے ۔ یہ اخبار کئی برس تک دھوم دھام سے جاری رہ کر بند ہوگیا۔ (صابری،۱۹۶۲ء،ص۳۵۳)

سید احمد دہلوی نے لغاتِ اردو معروف بہ ارمغانِ دہلی میں فیلن کے بارے میں یوں لکھا ہے: (دیباچہ،۱۸۷۸ء،ص۴)

"اپریل ۱۸۷۳ء میں جناب ایس ڈبلیو ڈاکٹر فالن [فیلن] صاحب بہادر انسپکٹر مدارس صوبۂ بہار مصنف ہندوستانی انگریزی اور قانونی ڈکشنری ہماری مُصطلحات کے مسودوں [یعنی لغات اردو معروف بہ ارمغان

دہلی] کو دیکھ کر ہمیں دہلی سے اپنا اسسٹنٹ مقرر کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور حسبِ وعدہ ہماری اس کتاب میں سامان وغیرہ سے معاونت فرماتے رہے اور جہاں جہاں تشریف لے گئے ہمارے سامانِ تصانیف کو بھی اپنی جیبِ خاص سے کرایہ بھاڑا دے کر لیے پھرے بلکہ اس کی سرپرستی بھی منظور فرمائی اور اب بھی جہاں تک ٹھیٹھ ہندی زبان کا پتا لگتا ہے یا پرانی زبان کے الفاظ کا کھوج پایا جاتا ہے وہاں ضروری ہے جاتے اور ہم کو لے جاتے ہیں۔ یعنی کبھی دہلی میں ہیں تو کبھی لکھنؤ میں۔ کبھی برج میں تو کبھی راج پوتانہ میں۔ کبھی پنجاب میں لاہور، امرت سر، انبالہ جا دیکھا۔ تو کبھی پورب میں مگدھ دیش بھوجپر رہت[؟]کا دھاوا مارا۔ کبھی سہارن پور میں جہاں پراکرت کی بو پائی جاتی ہے پہنچے تو کبھی جون پور میں جا براجے۔ غرض جے پور اجمیر سے لے کر بریلی، آگرہ، اٹاوہ، الہ آباد، بنارس، پٹنہ وغیرہ تک چاروں طرف کھونٹ کو پایاب کر رکھا ہے۔ پہاڑی بولی چھوڑتے ہیں نہ گنواری۔ سارا زمانہ ایک طرف ہے اور وہ اپنے دم سے ایک طرف۔ جیسا ہر جگہ کی ہندی میں ہمارے صاحب بہادر نے فرق نکال کر ایک عمدہ منتخبہ نکالا ہے شاید ہی جو دوسرے نکال سکے اور مجھے بھی وہ مدد دی ہے کہ میرا جی ہی جانتا ہے۔ القصہ مجھ کو جو باتیں اس چار پانچ برس کے عرصے میں صاحب ممدوح کے جہانگیری سامان اور بلیغ و پاکیزہ خیالات کو دیکھ کر حاصل ہوئی ہیں شاید سات جنم لیتا تو بھی ان باریکیوں اور نکتوں کو نہ پہنچتا۔ صاحب بہادر نے انگریزوں کے لیے ہندوستان کے گلی کوچوں اور گھر کے بیٹھنے والوں کا وہ نقشہ کھینچا ہے جو، ان کے خیالات، عادات، خصائل، برتاؤ، رسوم، بول چال، رمز و کنایہ، لب ولہجہ وغیرہ کو ہو بہو دکھاتا ہے۔''

**پنڈت شیونرائن آرامؔ**

رائے بہادر منشی شیونرائن آرامؔ (۱۸۳۳ء۔۱۸۹۸ء) میں اکبر آباد (آگرہ) پیدا ہوئے۔ ان کے آباء و اجداد اصل میں اجمیر کے رہنے والے تھے مگر نقل مکانی کر کے آگرہ چلے آئے تھے۔ بنارس کے راجہ چیت سنگھ کے وزیر بن گئے اور کچھ اہم سرکاری عہدوں پر فائز ہوئے۔ منشی نرائن کے والد منشی نند لال پہلے آگرہ منصفی میں ناظر رہے پھر راجہ جوتی پرشاد کی سرکار میں مُختار عام مقرّر ہوئے۔ بچپن میں اُن کا والد کا انتقال ہوگیا اور ان کی تربیت کی ذمہ داری منشی کنہیا لال نے نبھائی جو، دادا کے چھوٹے بھائی تھی۔ منشی نرائن آگرہ کالج میں تعلیم مکمل کی۔ ۱۸۵۶ء میں اسی کالج میں استادِ انگریزی ہوئے۔ انگریزی میں فیلن کے شاگرد تھے۔ ۱۸۵۸ء میں کالج کی نوکری چھوڑ کر محکمۂ آبکاری میں ملازم ہوگئے اور کئی دوسری ملازمتیں تبدیل کیں۔ ۱۸۷۷ء میں دربارِ دہلی کی طرف سے اُنہیں خلعت اور سندِ خُشنودی عطا ہوئی۔ ۱۸۸۷ء میں انہیں ملکہ وکٹورہ کی پچاس سالہ جوبلی تقریبات کے موقع پر ''رائے بہادر'' کے خطاب اور کُرسی نشینی کے اعزاز سے نوازا گا۔ منشی نرائن پورے آگرہ شہر میں ''منشی جی'' کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی ہر دل عزیزی کا یہ عالم تھا کہ کُمہاران کی شکل کے مٹی کے کھلونے بنا کر بیچتے تھے۔ آرامؔ اپنے خرچے پر عام لوگوں کے لیے ایک اسکول کھولا۔ انہیں فوٹوگرافی، ہیئت و نُجوم اور زائچہ بنانے میں بھی مہارت حاصل تھی۔ وہ ایک اچھے خوش نویس تھے۔ ان کا مطبع بھی تھا جہاں سے غالب کی دو کتابیں دستنبو (۱۸۵۸ء) اور دیوان اردو (۱۸۶۳ء) شائع ہوئیں۔ وہ کئی ادبی و علمی پرچے بی

شائع کرتے تھے جن میں سے ایک کے مُدیر خود تھے ۔غالب کے شاگرد تھے ۔ فارسی اور اردو میں شاعری کرتے تھے ۔۱۸۹۸ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے ۔ (ماخوذ از: مالک رام ،۱۹۶۲ء،ذیلِ منشی شیونرائن اکبرآبادی)منشی شیو نرائن نے تالیف ،ترجمہ اور اخبارنویسی کے میدان میں بہت نمایاں کردار ادا کیا۔

**بطورِ اخبارنویس:**

منشی شیونرائن ایک ایسا ماہ نامہ جاری کرنا چاہتے تھے جس میں تاریخی مواد ہو۔انھوں نے غالب سے اس ماہ نامہ کے لیے نام منگوائے ۔ غالب کے تجویز کیے ہوئے ۔آرام کو پسند نہیں آئے اور انھوں نے ماہ نامے کا نام بغاوتِ ہند رکھا۔( خلیق انجم، ج ۳،۱۹۸۷ء،ص ۱۳۶۸)

بغاوتِ ہند فیلن کی بدولت اس کی ۱۳/جلدیں جو ۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء میں شائع ہوئیں میرے پاس موجود ہیں۔ پنڈت شیونرائن سے طبع کیا ہے ۔شیونرائن نے ایک انگریزی اخلاقی کہانی موسوم بہ King's Messangers کا ترجمہ کیا تھا ۔ (خطبات ،ج ا،ص ۲۷۱)

مُفید الخلائق ۔آگرہ محلّہ چھیلی اینٹ ہفتہ وار۔۴/ورق اوسط یومِ سہ شنبہ سالانہ اور مالک منشی شیونرائن گورنمنٹ گزٹ آگرہ مغربی و شمالی ہند ومہتمم سروپ کارک مہتمم لالہ مکند از مطبع خلائق اجرا: ۲۲ دسمبر ۱۸۵۶ء۔ (محمد اشرف،۱۸۸۸ء، حصہ اول ،ص۲۳۴)[ البتہ ڈاکٹر سید اختیار جعفری نے تاریخ اجرا: ۲۳ جنوری ۱۸۵۰ء لکھا ہے ،بحوالہ مخزن ،۲۰۰۶ء،جلد ۶ ،شمارہ ایک ]

سروپ ہارك (یعنی مفیدِ عام )آگرہ سے نکلتا ہے۔یہ مفید الخلائق کا ہندی ترجمہ ہے ۔اس کے مدیر کا نام شیونرائن ہے ۔

معیار الشعراء : قدیم وجدید شعرا کا کلام ہے ۔ابوالحسن سیّد مدد علی تپش،منشی شیونرائن آرام ،منشی قمرالدین قمر، گلاب خان ۔تاریخِ اجرا: نومبر ۱۸۴۸ء، ماہ نامہ ء/ پندہ روز/نوعیّت: گل دستہ/موضوع: شعری علوم ۔مطبع: اسعد الاخبار، مفید خلائق قطب الاخبار(اختیار جعفری، ۲۰۰۶ء)

ترجمہ: قاصدانِ شاہی (تی ۔بی ۔کین ک ساتھ۔ ۱۸۵۹ء ،آگرہ )(بلوم ہارٹ، ۱۸۸۹ء، صص ۳۱۹۔۳۲۰)''اس کے کئی اردو ایڈیشن شائع ہوئے مثلا: پانچواں ایڈیشن: ۱۸۹۲ء۔اسی زمانے میں اس کا ہندی ترجمہ اج دوتوں کی کتھا کے نام سے شائع ہوا تھا۔ (ماخوذ از: مالک رام،۱۹۸۴ء،ص۶۶)

**منشی رائے سوہن لال**

گارساں دتاسی کی رپورٹوں کے مطابق منشی سوہن لال:'' ایکس تحصیل دار ضلع متھرا کے منشی تھے ۔''(محمود حسین ، ۱۹۸۷ء،ص ۱۹۱) اور نارمل اسکول (پٹنہ ) کے ناظم رہے ۔ (مقالات، ج ا،ص ۹۱)۔

سوہن لال نے کئی کتابیں تالیف کیں:''یہ دونوں[سوہن لال اوراجودھیا پرشاد] اردو کے مشہور لکھنے والوں میں

شمار ہوتے ہیں ۔ انھوں نے علمِ ریاضی اور دوسرے موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں ۔'' (خطبات ، ج ا،ص ۲۹۷ )سوہن لال کئی اخبارات کے مدیر رہے :

''جگ لبھ چنتک (بہبودی عالم کے خیالات )۔اجمیر کا ہندی اخبار ہے۔اس کے مدیر سوہن لال ہیں ۔ خیر خواہِ خلائق کے مدیر اجودھیا پرشاد ہیں ۔بظاہر ایک دوسرے کا جواب ہے ۔''(خطبات ، ج ا،ص ۲۹۷ )

اندو پر کاش ۔ بابو جودھشٹر چندر داس، اندو پرکاش، لیاقت علی ، سوہن لال ۔ تاریخِ اجرا: ۱۸۷۲ء(اختیار جعفری، ۲۰۰۶ء)

نسیم آگرہ ۔منشی سوہن لال، بابو جمنا داس۔ تاریخ اجرا: یکم جنوری ۱۸۷۸ء ۔نوعیت: دہ روزہ ہفت روزہ ۔ موضوع: عیسائی مشنریوں کا مقابلہ ادب رمطبع: اندو پرکاش ۔ (اختیار جعفری، ۲۰۰۶ء)

آئینہ علم ۔الہ آباد، ماہ وار رسالہ ۱۸۶۴ء میں سوہن لال نے ۳۶ رصفحات پر جاری کیا ۔(امداد صابری ۱۹۵۲ء،ص ۱۸۸)

''چشمہ علم ۔ یہ پندرہ روزہ اخبار پٹنہ کے نارمل اسکول کی طرف سے نکلتا تھا ۔تاریخِ اجرا: یکم جنوری ۱۸۶۹ء ۔ مالک سید محمد اکبر شاہ ،مہتمم منشی قمر الدین ، ایڈیٹر سورج مل (مدارسِ پٹنہ کے انسپکٹر)۔علمی مضامین اس میں اکثر ترجمہ کر کے یا کتابوں کے نقل کر کے لکھے جاتے تھے ۔ (صابری،۱۹۵۲ء،ص ۳۱۵)

''اجمیر میں ایس.ڈبلیو فیلن نے جو،وہاں کے مدرسۂ فوقانیہ ناظم اور اضلاعِ اجمیر و آگرہ وغیرہ کا ناظر مدارس ہے ۔ ایک لیتھو طبع اور ایک ہندوستانی اخبار جاری کیا۔اس علاقے میں اردو زبان کا یہ پہلا اخبار ہے ۔ خیر خواہِ خلق پہلا اردو اخبار فیلن نے جاری کیا ۔ اس کی ادارت دو ہندو حضرات :سوہن لال ، اجودھیا پرشاد کر رہے تھے ۔ یہ دونوں اجمیر کالج کے طلباء قدیم سے ہیں ۔ ان کی تحریر،ہندیت کا ٹھپا برقرار رہنے کے باوجود انگریز کا اثر صاف معلوم ہوتا ہے۔ ہفتہ وار شائع ہوتا تھا ۔حکومت نے اس اخبار کے مدیران کی آزادانہ روش کو اچھا نہیں لگا تو اس اخبار کی اشاعت کو ممنوع قرار دیا'' (خطبات ، ج ا،ص ۲۶۹ )سوہن لال مالکِ مطبع بھی رہے :

اندو پرکاش ۔آگرہ مالک بابو جودھشٹر چندرداس مہتمم منشی سوہن لال اجرائے ۱۸۷۸ء(محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،ص ۵۲)

آئینہ علم ۔الہ آباد ماہ واری ۱۸ر ورق خورد نظائر و احکام مضامین قانون سالانہ ۳ر ملے ، مالک سوہن لال از مطبع نور الابصار ، اجرائے ۱۸۶۴ء (محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،ص ۵۴)

وکٹوریہ پریس ۔الہ آباد، محلّہ یاقوت گنج ،متصل کالون ہسپتال ، مالک سوہن لال ولد منشی سداسکھ لال ، اجرا: یکم جنوری ۱۸۸۵ء (محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،ص ۲۸۳) [۲۲]

سوہن لال نے بطورِ مترجم وضعِ اصطلاحاتِ علمی کے حوالے سے بڑی خدمات انجام دیں۔حکومتِ بنگال نے دیسی

زبانوں میں طبی رسائل کی تالیف کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس کے مجلسِ وضع اصطلاحات میں سوہن لال بھی شامل تھے۔( نقوی،۱۹۶۹ء،ص۱۱۴)''[دہلی کالج] کے دور میں رائے سوہن لال نے اپنے اصول دیے جو مقامی الفاظ کے استعمال پر مبنی تھے۔ انیسویں کے اواخر میں حکومتِ بنگال نے دیسی زبانوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے طب میں بابو راجندر لال متر کے اصول: ’ترجمہ اور انگریزی الفاظ بجنسہ لینے کے لیے اصول‘ اورمولوی تمیز الدین بہادر کے انگریزی الفاظ کو بجنسہ رکھنے کے اصول پیش کیے۔ اس کے برعکس عماد الدین حسین بلگرامی نے رائے سوہن لال کی ’دہقانیت‘اور حکومتِ بنگال کے’اصول دخل‘ کو رد کیا۔'' (درّانی، ۱۹۹۸ء،ص ۶۵)

چناں چہ فیلن نے اپنے لغت (زیرِ بحث) میں ان کی تحسین کر کے قدر دانی کی:(فیلن، ۱۸۷۹ء،ص xviii)

" It is to Rae Sohan Lal, the very able Head Master Of Patna Normal School, that the compiler is indebted for the large collection of popular Hindustani scientific terms which will appear in this Dictionary- terms sin pure Mathematics, Physics, Electricity,

Astronomy, Anatomy, Physiology, Botany, Philosophy, etc. and it is to his popular science treatises, readers, and other literary pieces in popular Hindustani, or Hindi, that the compiler is able to point, among modern compositions, for evidences of the force, copiousness, and expressiveness of spoken Hindi.

### دتاسی کی رپورٹیں

''اردو اور ہندی میں سائنس پر متعدد کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں سے بعض پٹنہ میں زیرِ طباعت ہیں یا مطبع جانے کے لیے تیار ہیں۔ رائے سوہن لال ناظم نارمل اسکول پٹنہ نے مذکورہ صدر مسٹر فیلن کے زیرِ نگرانی یہ کتابیں تیار کی ہیں۔ مسٹر فیلن نے از راہِ کرم ان کتابوں کے نمونے مجھے بھیجے ہیں۔ انھیں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سائنٹفک اصطلاحوں کو بجائے سنسکرت یا عربی کے خوش قسمتی سے ہندوستانی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔بعض مصنف یہ کرتے ہیں کہ علمی اصطلاحوں کو علیٰ حالہ رہنے دیتے ہیں اور انھیں انگریزی رسم خط میں متن میں تحریر کر دیتے ہیں۔لیکن پٹنہ میں جو کتابیں شائع ہو رہی ہیں ان میں یہ طریقہ نہیں اختیار کیا گیا۔'' (مقالات، ج ا،ص ۹۱)

''کلکتہ یونی ورسٹی نے اپنے امتحانات کی جانچ انگریزی زبان میں دیکھنے کے لیے مندرجہ ذیل دلائل پیش کیے ہیں :(۱) کوئی اورینٹل کالج ایسا موجود نہیں جہاں تاریخ، سائنس اور فلسفے کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہو ور امتحانات کی تیاری کی جا سکے۔(۲) اعلیٰ جماعتوں کے لیے انگریزی کے علاوہ کسی زبان میں کتابیں موجود نہیں ہیں۔ (۳) اعلیٰ جماعتوں کے لیے انگریزی کے علاوہ کسی زبان میں کتابیں موجود نہیں ہیں۔ (۴) مترجمین کی نااہلیت۔ (۵)دیسی زبانوں میں سائنٹفک اصطلاحوں کی حد تک بے مایگی۔رائے سوہن لال نے ثابت کیا ہے کہ عربی اور سنسکرت ہی نہیں، خود ہندوستانی میں بھی اصطلاحات وضع کرنا آسان ہے۔''(مقالات، ج ا،ص ۱۱۰)

کلکتہ یونی ورسٹی نے عام مطالبہ سے متاثر ہوکر رعایۃً مدل کلاس کے امتحان رکھے ہیں جو مروجہ زبان میں ہوتے ہیں ۔ (مقالات ، ج ۱ ،ص ۲۶۰)

**پنڈت منشی بشمیر ناتھ سپرو**

منشی بشمیر ناتھ کے کتابوں کے سرورق کے مطابق وہ منصرم محکمہ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع پرتاب گڑھ میں ملازمت کرتے تھے ۔ انھوں نے ایک کتاب : تُزک جرمنی (۱۸۷۶ء ،نول کشور ،لکھنؤ) تالیف کی جس کے آخر میں انھوں نے اپنی تالیفات کی فہرست لکھی ہے :

ترجمہ صفوۃ المصادر بزبانِ اردو در فارسی مطبوعہ مطبع اردو اخبار محمد باقر ، دہلی ۔

انشائے فارسی / انشائے اردو /ترجمہ کتاب : نظم ڈرزٹڈ ولج ۔ (نظم فارسی میں ناتمام) ۔سرابِ حیات (۱۸۷۲ء) ۔

کمپنڈیم آب کاری و اشٹامپ (نول کشور) ۔

انتخاب و فہرست سر کلرات صاحب جو دیشل کمشنر بہادر اودھ ، ابتدائے ۱۸۶۲ء سے لے کر ۱۸۶۹ء تک ۔

معلم المسئلات فی تشریح الجروح و الاموات ،شہادتِ ڈاکٹرز کے بارے میں بمقدمہ فوج داری ۔

مُفید البنات لڑکیوں کی تعلیم کے لیے ۔

رنگ محل ۔سکندر اعظم کا ہندوستان میں آنا مع دوسرے کوائف کے ۔

تُزک جرمنی اعنی : سرگذشتِ جناب پرنس البرٹ ... وکٹوریہ صاحبہ ، ۱۸۷۶ء نول کشور ،لکھنؤ ۔

**گارساں دتاسی کی رپورٹوں کے مطابق:**

''پرتاب گڑھ کے پنڈت بشمبر ناتھ سرابِ حیات کے نام سے اردو میں ایک کتاب لکھی جو مشہور انگریزی اور ہندوستانی مصنفوں کی مفلسی و بدنصیبی کا نوحہ ہے ۔ (پنجابی یکم جولائی ۱۸۷۶ء میں اُس کے اقتباسات اور علی گڑھ اخبار ۱۹ /ستمبر ۱۸۷۶ء میں اُس پر طویل مضمون نکلا ہے ۔ ) مصنف نے نثر میں نظم کی چاشنی گھول کر ایسا لطفِ بیان پیدا کیا ہے کہ مولوی محمد حسن نورؔ کے الفاظ میں وہ نثر کے سیموئل جانسن اور نظم کے بائیرن ہیں ۔'' (مقالات ،ج ۲، ص ۳۰۱ ) [۲۳]

**لالہ ٹھاکر داس دہلوی**

ان کے حوالے سے راقمۃ الحروف کی معلومات ،بلوم ہارٹ کے کیٹلاگ کے مطابق ہے کہ ٹھاکر داس نے یہ دو کتابیں تالیف کی : (بلوم ہارٹ ،۳۳۳)

اشاراتِ مخل بندی پنجاب (ترجمہ از،۱۸۷۴ء)۔[۲۴]

*A Collection of English-Hindustani Phrases, idioms and provebesfor the use of students* (1880, Benaras)

### منشی لالہ جگن ناتھ دہلوی

ان کی کتابوں کے سرورق کے مطابق: منشی جگن ناتھ زمین دار تھے۔ ان کے والد: منشی بشن وکیل اور جگن ناتھ کے بیٹے : بابو ہر یہر ناتھ سُہائے نصرتؔ تھے۔جگن ناتھ سُہائے نے ایک کتاب تالیف کی ہے : تحفہ بے بہا : نغمۂ جان فزا (۱۸۹۶ء،نول کشور،لکھنؤ) جس کے آخری صفحات میں (ص: ۳۳) اپنی تالیف کی فہرست شامل ہے :

آنند ساگر بھاشا اردو (نول کشور،لکھنؤ)/کرشن ساگر بھاشا/کرشن بال لیلا بھاشا/بھجنا ولی بھاشا/مجموعہ نادر مسمّیٰ چودہ رتن ناگری اردو/گوپال سہس نام اردو منظوم مع ناگری/دامان چر تر مترجم منظوم فارسی اردو یک جائی/ست نارائن کتھا اردو منظوم (تصویروں کے ساتھ)

منور منجن عُرف دل بہلاؤ اردوبھاشا (دو حصے) (پانچویں اشاعت،۱۹۲۴ء،نول کشور،لکھنؤ)

نغمۂ دل رُبا معروف بہ پوتھی بھگت پریا (حصہ اول و دوم)(۱۹۱۲ء،تیسری اشاعت،نول کشور،لکھنؤ)

نیز جگن ناتھ نے مذکورہ کتاب کا ترجمہ کیا تھا: شرف المناقب اردو ،حمید الدین بن فضائل (مترجمین: لالہ چرنجی لال/منشی جگن ناتھ، دوسری اشاعت: ۱۸۹۱ء مطبع محبِ ہند،دہلی)۔

منشی جگن ناتھ خورشید عالم کے نام سے ایک اخبار نکالتے تھے: لاہور سے یکم جون ۱۸۷۷ء کو یہ ہفتہ وار اخبار آٹھ صفحات پر شائع ہوا تھا۔ ہر دوشنبہ کو نکلتا تھا ۔ مالک منشی جگن ناتھ اور مہتمم منشی جیالال تھے ۔ سالانہ چندہ چار روپیہ دو آنہ تھا۔ مطبع خورشید عالم میں طبع ہوتا تھا۔ (صابری ۱۹۶۲ء، جلد سوم ،ص ۶۱)[۲۵]

### پنڈت رام پرشاد

ان کے بارے میں صرف اتنی سی معلومات مل سکیں کہ وہ'' رام پرشاد رُرکی، اسکول کے پرنسپل بھی تھے''۔(محمود حسین ،۱۹۸۷ء،ص ۱۹۳) گارساں دتاسی کی رپورٹوں کے مطابق ان کتابوں کے مولف بھی تھے :

آکھیان منجری کہانیوں کا مجموعہ ہندی میں از رام پرشاد ۱۸۷۱ء میں ہشت ورقی تقطیع ۱۰۸ صفحے ۔ (مقالات ، ج ۲ ،ص ۴۶۵)

ایک رسالے گاؤں کے نقشے تیار کرنے کے متعلق ہے اس رسالے کو پنڈت رام پرشاد نے ترتیب دیا ہے اور اس میں کرنل Boileau کی بڑی حد تک تقلید کی ہے ۔ (خطبات ، ج ۱،ص ۳۲۰)

### منشی نہال چند

ان کے بارے میں صرف اتنی سی معلومات مل سکیں کہ وہ مذکورہ اخبار میں ملازمت کرتے تھے :

کہتری ہتکاری ۔آگرہ،محلّہ تھان، ماہ واری مذہبی،۱۲/ ورق کا رسالہ،سالانہ ۸ روپیہ،منشی دینا ناتھ ٹنڈن میر مجلس وخزانچی منشی نہال چند ۔ مرلی دہر، ہیڈ ماسٹر وکٹوریہ کالج پرزیڈنٹ،سکریٹری بابو پرشاد لاہور،مطبع رحمانی، اجرا: مئی ۱۸۸۷ء (محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،صص ۲۰۰۔ ۲۰۱)

انسٹی ٹیوٹ ۔مظفر نگر سے ماہانہ، یہ رسالہ ۸/ اوراق پر یکم جون ۱۸۶۷ءکو جاری ہوا۔ سالانہ چندہ چھ روپے بارہ آنہ تھا۔سکرٹری لالہ نہال چند،مہتمم محمد زکریا تھے ۔مطبع گلشن فیض میں چھپتا تھا۔(صابری،۱۹۵۲ء،ص ۲۸۰)

### منشی کشوری لال دہلوی

ان کی کتابوں کے سرورق کے مطابق:

کشوری لال رئیس الہ آباد، خلف منشی ہنومان پرشاد قوم کایستھ گوڑا الہ آبادی منصف درجہ دوم قنّوج ضلع فرخ آباد۔ کشوری لال کی تالیفات :

اقوام الہند، ۱۸۷۲ء،نول کشور،لکھنؤ۔

گلدستہ قنّوج۔۱۸۷۱ء،نول کشور،لکھنؤ۔

### راقمۃ الحروف کا عرضِ تاسف

راقمۃ الحروف کو جستجو کے باوجود معلوم نہیں ہوسکا کہ :ان اشخاص میں سے کن کی ملازمت دائمی تھی اور کن کی عارضی؟ملازمت کے دورانیہ کتنے تھے؟ ان کی تن خواہیں کتنی تھیں؟(مگر سید احمد دہلوی کی)نیز تاسف کے ساتھ راقمۃ الحروف کو کہنا پڑتا ہے کہ فیلن کے محکمۂ لغت کے دوسرے حضرات کے کوائف بڑے جستجو کے باوجود، اب تک دست یاب نہ ہو سکے: ایس .ایچ .واٹلنگ (S.H.Wattling)،منشی لیاقت حسین دینا پوری ،منشی نہال چند،منشی کشوری لال،،محمد محمود میرٹھی،رام ناتھ تیواری فرّخ آبادی،منشی احسان علی رہتکی ۔

دُنیاست فسانہ ، پارہ ای من گُفتم

آن پارہ کہ ماند، دیگری می گوید

(ترجمہ: دُنیا ایک کہانی ہے جس کا تھوڑا حصہ میں نے سُنایا باقی حصہ دوسرے سنائیں گے )

### حاصلِ کلام

فیلن نے اپنے محکمۂ لغت کے لیے چُن چُن کے ماہرین انتخاب کرکے رکھا تھا ۔ یہ حضرات اپنے دور کے ماہرِ لسانیات اور ماہرِ لغت تھے جنھوں نے مذکورہ محکمہ کی ملازمت سے قبل اور بعد میں لغات تالیف کیے تھے ۔تا ہم فیلن ان

کو لغت نویسی کے تمام نکات سکھایا کرتے تھے۔ منشی چرنجی لال اور سید احمد دہلوی نے فیلن کے زیر تربیت رہ کر کئی لغات مرتب کیے جن میں فیلن کے خیالات کے اثرات ملتے ہیں: مبسوط دیباچہ نویسی/اندراجات کے مختلف معانی/خواتین، عام بول چال اور دیہات کی زبان/اندراجات کے استناد۔ نیز یہ افراد اپنے دور کے ماہر مترجم اور اخبار نویس تھے۔ ان میں سے اکثر اسکولوں میں تدریس کا کام کرتے تھے یا محکمۂ تعلیم میں ملازمت کرتے تھے اور درسی نصاب تالیف کرتے تھے۔ فیلن کے محکمۂ لغت یسے بلند ماہرین موجود تھے چناں چہ ۱۸۷۹ء میں ایک لاجواب ایسے لغت: ا یے نیو ہندوستانی ۔ انگلش ڈکشنری منظر عام پر آیا جو، اس وقت سے لے کر اب تک اس کی ضرورت اور مقبولیت بڑھتی رہتی ہے۔ اور شاید ان سب باتوں سے ہٹ کر فیلن کا کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے اپنے محکمۂ لغت میں ایک ایسی دوستانہ ماحول بنا رکھی تھی جہاں سارے کارکن ایک دوستے کے ساتھ اخلاق سے کام کرتے تھے۔ چناں چہ ہم نے دیکھا کہ فیلن نے سید احمد دہلوی کے لغات پر تقریظیں لکھیں۔ منشی فقیر چند نے چرنجی لال کے لغت پر۔ جگن ناتھ اور چرنجی لال ساتھ مل کر کتابوں کا ترجمہ کرتے رہے۔

## حواشی وحوالہ جات

۱۔ چارلز .ای .گورر(وفات: ۱۸۷۲ء)(Charles E. Gover) مدراس ملٹری اورفین میل اسکیم کے پرنسپل اور سکرٹری، ممبر آف رائل ایشیاٹک سوسائٹی، ممبر آف سوسائٹی آف آرٹس، فلو آف دی انٹروپلوجیکل سوسائٹی۔ اس کی اہم تالیف: The Folk-sons of Southern India (۱۸۷۲ء)۔ (یہ معلومات ماخوذ از: باکلینڈ، ۱۹۰۶ء، ص ۱۷۳)

۲۔ انگلش ہندوستانی لاء اینڈ کمرشل کی مختلف اشاعتیں: یہ ڈکشنری ۱۹۲۷ء میں پائے صاحب اینڈ گلاب سنگھ پبلشر(لاہور۔ ۱۹۲۷ء)/ ایشین ایجوکیشنل سروسز نے (دہلی۔ ۲۰۰۰ء)/ اردو سائنس بورڈ (نظر ثانی کے ساتھ، لاہور۔ ۱۹۷۶ء/۱۹۹۳ء) (یہ معلومات ماخوذ: پاریکھ، اپریل ۲۰۱۴ء، ڈاؤن نیوز)/اس لغت کی اخیر اشاعت: Nabu Press (۲۰۱۱ء)۔

۳۔ اس لغات کا اشتہار ا یے نیو انگلش۔ہندوستانی ڈکشنری (۱۸۸۳ء) کے آخری صفحات میں شامل ہے۔ اس لغت کی دوسری اشاعتیں: ہندوستانی انگلش لاء اینڈ کمرشل ڈکشنری: Ulan Press (۲۰۱۲ء)/ اردو انگلش لاء اینڈ کمرشل ڈکشنری کے عنوان سے (سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔ ۲۰۰۰ء)۔

۴۔ یہ ا یے نیو ہندوستانی۔انگلش ڈکشنری fascicles کی شکل میں ۱۸۷۶ء سے لے کر ۱۸۷۹ء تک چھپتی رہتی تھی۔ Proceedings of the Asiatic Society of Bengal میں کے مختلف شماروں کی ورق گردانی کے مطابق پہلا پارٹ: .Part I & II March 1876 اور آخری پارٹ art XXV, Oct 1879۔

اس کی دیگر اشاعتیں: اردو سائنس بورڈ (لاہور۔ ۱۹۷۶ء)، ایشین ایجوکشنل سروسز (دہلی۔ ۱۹۸۹ء)، قومی کونسل برائے فروغ زبان (دہلی۔ ۲۰۰۴ء)۔ اس کی ایک اور اشاعت:

Hindustani-English Dictionary of Idioms and Proverbs, I B D Ltd; Revised edition, 1991.

۵۔ اس لغات کا اشتہار اسے نیو انگلش۔ہندوستانی ڈکشنری(۱۸۸۳ء) کے آخری صفحات کے میں اس کا اشتہار شامل ہے۔ غالباً فیلن کے محکمۂ لغت کے عملوں نے ان کے انتقال کے بعد یہ لغت شائع کروایا گیا ہوگا۔

۶۔ نیو انگلش ہندوستانی ڈکشنری کی دوسری اشاعتیں: ایشین ایجوکیشنل سروسز(۱۹۸۹ء)/ French & European Pubns (۱۹۸۸ء)/ Ulan Press(۲۰۱۲ء)/ Isha Books(۲۰۱۳ء)۔ نیز: اردو۔انگلش ڈکشنری کے عنوان سے (اردو سائنس بورڈ، ۱۹۷۶ء۔لاہور)۔

A new English-Hindi dictionary : based on world famous English-Hindustani dictionary by: Dr.S. W. Fallon,Surya Kanta‹Delhi : Gulab Singh, 1953.

فیلن نے اپنے لغت: A New Hindustani English Dictionary (۱۸۷۹ء) کی ترتیب و اشاعت کے فوراً بعد اس کے برعکس English Hindustani Dictionary کی ترتیب کا کام شروع کردیا تھا۔ چناں چہ A New Hindustani English Dictionary کے طبع بنارس۔لندن کے آخری صفحے پر اس لغت کا اشتہار یوں ہی آیا ہے:

Fallon's New English and Hindustani Dictionary, A companion volume to the author's Hindustani and English Dictionary, to be completed in about 9 to 12 parts, each part to consist of 48 pages super royal 8 volumes.

One part will be issued every two to three months. Price to subscribers one rupee eight aanas for each part.

اور اس لغت کی ترتیب کے دوران میں، فیلن ۱۲۹۸ہجری/اپریل ۱۸۸۰ء میں لندن چلے گئے۔ یہ لغت، حرف E تک نظر ثانی ہوئی تھی اور Beastliness کے اندراج تک اس کا پرنٹ بھی نکل گیا تھا کہ ۳/اکتوبر ۱۸۸۰ء کو لندن میں ان کا انتقال ہوگیا۔ تاہم ان کے سابق اسٹاف ممبرز نے مذکورہ لغت کی تدوین کا کام جاری رکھا اور جی۔بی۔ بیٹ کی نگرانی میں یہ لغت پایۂ تکمیل تک پہنچی اور ۱۳۰۱ہجری/۱۸۸۳ء میں دہلی، بنارس اور لندن سے شائع ہوئی۔(یہ تمام معلومات:

(English Hindustani Dictionary, 1883, Preface,)

اس لغت میں ایم۔ ڈی فیلن (M.D.Fallon Executrix to the Estate of the Late Dr.S.W.Fallon) کا دیباچہ شامل ہے۔جس علمی انداز میں انھوں نے فیلن کے اس لغت کا تعارف کروایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اپنے مرحوم شوہر سے لغت نویسی کے حوالے سے کچھ سیکھا تھا۔ فیلن کے انتقال کے بعد یہ لغت مختلف حصوں میں (Facsimile) وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہے۔شکر ہے! اس لغت کے آخر میں انھی حصوں کے اشتہارات لگادیے گئے ہیں:

**Part I, 1880,** *A New English-Hindustani Dictionary with lustration from English Literature and Colloquial English*,To be completed in about 12 parts of 28 page each, at one rupee eight annas for each part, forming together ONE VOLUME, which can be bound for one rupee at Medical Hall Press, Banaras. One part will be issued about every two months.Subscribers registered in the

Compiler' office at Delhi.Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part II,March 1881** ,.... ,To be completed in about 12 parts of 28 page each, at one rupee eight annas for each part, forming together ONE VOLUME, which can be bound for one rupee at Medical Hall Press, Banaras. One part will be issued about every two months. Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras .

**Part III, May 1881**, ... ,The first five parts have been revised and corrected by the Late Fallon himself, and the reminder of the work will be revised and supervised by a competent Editor whose name will be duly notified.Subscribers registered by Miss M.D.Fallon, [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras .

**Part IV, July 1881**, , ... , The future Parts of Fallon's English-Hindustani Dictionary will be dispatched by Registered Book Post registry fee two annas packing and postage one anna. Rev.J.D.Bate the author of a Hindi-English Dictionary had undertaken the supervision of the work, Printed at the Medical hall press, Banaras .

**Part V, September 1881**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part VI, December 1881**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part VII, February 1882**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part VIII, April 1882**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part VIX, April 1882**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part IX, September 1882**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part XI, November 1882**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part XII, January 1883**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part XIII, May 1883**, ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at]

Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

**Part XIV, July 1883,** ... , Subscribers registered by Miss M.D.Fallon [at] Delhi, Printed at the Medical hall press, Banaras.

۷۔ ڈکشنری آف ہندوستانی پرووبس کی دوسری اشاعتیں: ایشین ایجوکیشنل سروسز(۱۹۹۸ء)/ Cosmo Publications(۲۰۰۰ء)/Kessinger Pub(۲۰۰۹ء)/ Andesite Press SCHOLAER SELECT(۲۰۱۵ء)۔

8. Capitan Thomas Roebuck: *The Hindoostanee Interpreter* containing the rudiments of grammar, and extensive vocabulary and a collection of dialoguesTo which is Added a Naval Dictionary of Technical Terms, and Sea Phrases, Second edition, London 1841.

۹۔ ریورنڈ ایلووڈ موریس ہیری (ایم.اے، ڈی.ڈی۔Reverend Elwood Morris Wherry ۱۸۴۳ء۔۱۹۲۷ء) پنسلوانیا میں پیدا ہوئے۔جفرسون کالج (۱۸۶۲ء )اور پرنسٹن تھیولوجیکل سمیزی (۱۸۶۷ء) میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد مشنری بورڈ آف فارین مشین برائے پرسبائٹرین چرچ (آمریکا) میں ملازمت لی اور اس کے تحت انڈیا(پنجاب) روانہ ہوگئے۔ ۱۸۶۸ء سے کےلر۱۹۲۳ء تک (البتہ ۱۸۸۹ء ۔ ۱۸۹۶ء کے دوران امریکہ، شکاگو میں امریکن ٹرکٹ سوسائٹی کے ڈسٹرکٹ سکرٹری کے طور پر کام رہے تھے)۔لدھیانہ میں دسمبر۱۸۸۴ء میں صد سالہ جشنِ امریکن پرسبائٹرین مشین انڈیا میں منعقد ہوا اور اسی مناسبت سے پادری ہیری نے قرآن کریم کا رومن اردو ایڈیشن تیار کیا تھا۔۱۸۸۳ء میں انھوں نے کتاب مقدّس کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ پادری پیری کی نگرانی میں تفسیرِ قرآن مجید (چار جلدوں۔۱۸۸۶ء) میں شائع ہوئی تھی۔(معلومات ماخوذ از: لوکاس،۱۸۸۶ء،ڈیجیٹل لائبریری) پادری ہیری کی کچھ تصانیف:

- ☆ The Quran, Translated into Urdu be Shaikh Abdul Qadir…., with a preface and introducation English by: T.P.Hughe ... index in Urdu by: E. M.Wherry, Lodiana, 1876. (also:آئینہ قرآن انڈکس تو عبدالقادر ٹرانسلیشن آف قرآن 1881)
- ☆ The Sinless Prophet of Islam,(1886).
- ☆ *A Comprehensive Commentary on the Qur'an*:Comprisng Sale's Translaton and Preliminary Discourse with additional notes and emendatons, four volumes 1896.
- ☆ *Islam:* the Religion of the Turk, 1896.
- ☆ *Methods of Mission Work Among Moslems*: being those papers read at the First Missionary conference on behalf of the Mohammedan World held at Cairo April 4-9, 1906.
- ☆ *The Moslem World*: Islam and Christianity in India and the Far East, 1907
- ☆ *The First American Mission to Afghanistan*, 1918.
- ☆ *Our Missions in India 1834-1924*, Published: 1926.

مختلف ببلوگرافیز کے مطالعہ سے راقمۃ الحروف کا اندازہ ہے کہ یہ ریو رنڈ جمز ویلسون (Rev.James Wilson) ہے :پرسباٹری آف الہ آباد، نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی کے پہلے سکرٹری(۱۸۴۶ء)، آگرہ لوکل مشنری سوسائٹی کے نگران ۔ان کی کچھ تصانیف: رومن اردو قرآن ۔انگریزی نوٹ کے ساتھ/ نیو ٹسٹیمنٹ کے اردو ترجمہ کی نظر ثانی۔(معلومات ماخوذ از: لوکاس،۱۸۸۶ء،ڈیجیٹل لائبریری)

۱۰۔ تلسی داس (۱۵۳۲ء ۔۱۶۲۳ء) ان کی مشہور تالیف:رامائن ۔

۱۱۔ جان شیکسپیر(۱۷۷۴۔۱۸۵۸ء) رائل ملٹری کالج مارلو میں مشرقی زبانوں کے پروفیسر تھے۔ان کا لغت: ہندوستانی انگریزی لغت جس کا پہلا ایڈیشن: ۱۸۱۷ء (لندن)۔ڈاکٹر ڈنکن فاربس(۱۷۹۸ء۔۱۸۶۸ء) لندن میں کنگ کالج کے پروفیسر تھے جو باغ و بہار کے مستند ایڈیشن کے لیے شہرت رکھتے ہیں ۔ ہندوستانی ۔ انگریزی ڈکشنری/ انگریزی ۔ ہندوستانی ڈکشنری جس کا پہلا ایڈیشن:۱۸۴۸ء(لندن)۔جوزف تھامس تھامسن کی ڈکشنری :اے ڈکشنری این ہندی اینڈ انگلش (پہلا ایڈیشن:۱۸۸۴ء)۔

۱۲۔ چند بردائی نے برج بھاشا میں پرتھوی راج راسو کی نظم کہی جو پرتھوی راج چوہان کی زندگی پر شامل ہے ۔

سر ولیم جونز نے (۱۷۴۶ء۔۱۷۹۴ء)ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کی بنیاد ڈالی ۱۷۸۴ء میں اور جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی اس سے نکالا جاتا تھا۔اس جرنل کے ہر شمارے کے سرورق پر ولیم جونز کا یہ قول درج کیا جاتا تھا:

> It will flourish f naturalists, chemists, antiquaries, philologers and men of science in different part oa Asia, will commit their observation to writing and send them to the Asiatic Society at Calcutta. It will languish, if such communications shall be long intermitted; and it will die away, if they shall entirely cease.

ایف.ایس.گروس(Frederic Salman Growse)۔ بنگال سول سروس کے آفیسر ۔ ۱۸۷۱ء میں متھرا کے مجسٹریٹ رہے اس کے بعد کلکٹر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے پر فائز ہوئے۔انھوں نے متھرا کے نایاب آثار قدیمہ کی دریافت کی اور اس حوالے سے مختلف رسائلوں میں عمدہ مضامین لکھے۔انھوں نے ۱۸۷۴ء میں متھرا میوزیم کی تاسیس کی ۔

☆ The Ramayana of Tulsi Das.

☆ Mathura: A district memoir; with numerous illustrations, (1880), Third edition. Revised and abridged Hardcover,(1883).

☆ A supplement to the Fatehpur Gazetteer.

☆ Mathura Brindaban the Mystical Land of Lord Krishna, (year:?)

☆ Materials for a history of the parish of BVileston in the county of Suffolk, 1892

۱۳۔ اگوست فرڈریک راڈلف ہورنلے(۱۸۴۱ء۔۱۹۱۸ء)(Augustus Frederic Rudolf Hoernlé)(ی

آئی.اے)۔جرمن برٹش مستشرق۔ University of Basle میں الہیات اور سنسکرت پڑھے ۔۱۸۵۶ء میں انڈیا روانہ ہوئے ۔ بنارس ہندو یونی ورسٹی اور کلکتہ یونی ورسٹی میں استاد رہے ۔۱۸۹۵ء سے لے کر ۱۹۱۱ء تک گورنمنٹ آف انڈیا،مخطوطات کی فہرست نویسی ان پر سونپا دیا۔جو ، اب The British Library Hoernle Collection کے نام سے مشہور ہے ۔پی ایچ ڈی (۱۹۰۲ء)، اعزازی ایم.اے (اکسفر ڈ یونی ورسٹی)ان کی تصانیف:

☆ The Bower Manuscript, Calcutta 1897.

☆ A history of India, Cuttack: Orissa Mission Press 1907.(in Campanon with:Herbert A.Stark)

☆ Studies in the medicine of ancient India, Part I. Osteology, Or The Bones of the Human Body, Oxford, Clarendon Press 1907.

☆ Manuscript remains of Buddhist literature found in Eastern Turkestan; facsimiles with transcripts, translation and notes, Oxford, Clarendon Press 1916.

۱۵۔ ریورنڈ ڈاکٹر جان.مرے.مچل(۱۸۱۴ء۔۱۹۰۴ء) (Rev.Dr.John.Murray Mitchell) ۱۸۳۸ء میں مشنری کے طور پر بمبئی روانہ ہوئے۔ فری جنرل اسمبلی انسٹی ٹیوٹ اور بمبئی کالج میں تدریس کی۔ پونہ (استاد کے عہدہ پر)،کلکتہ(منسٹر آف انگلش فری چرچ آف اسکاٹ لینڈ)،ڈاف مشنری کے لکچرار۔ پہلے مشنری تھے جنھوں نے ایل .ایل.ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ان کی کچھ تالیفات : (باکلنڈ،۱۹۰۶ء،ص۲۹۲)

☆ Letters to Indian Youths.

☆ The Great Religion of India.

☆ Biography of the Rev.Robert Nesbitt Missionary.

۱۵۔ ریورنڈ ڈاکٹر جان رابسن ۔ راج پوتانہ مشن کی بنیاد ڈالی.۱۸۷۲ء میں انڈیا میں سبک دوش ہوئے اس کے بعد ماڈریٹر آف چرچ آف اسکاٹ لینڈ رہے۔ان کی کچھ تالیفات: Hinduism and its Relations to Christianity,1874⁄ (year:?)، The Holy Ghost the Paracletr(باکلینڈ،۱۹۰۶ء،ص۳۶۲)

۱۶۔ اس کتاب کا ترجمہ سید احتشام حسین نے کیا ہے: ہندوستانی لسانیات کا خاکہ ، پہلی اشاعت: ۱۹۴۸ء، دانش محل ،لکھنؤ۔

۱۷۔ منشی چرنجی لال کے مختصر کے سوانحی حالات: قادری، حامد حسن، ( ۱۹۸۸ء )،داستانِ تاریخِ اردو ،ص۲۲۶ +محمود حسین ،سید سلطان،(۱۹۸۷ء)، تعلیقاتِ خطباتِ گارساں دتاسی سے اخذ کیے گئے ہیں۔

۱۸۔ J.Todd (D.D) Students' Manual, Hints of Self-improvement (1847)/ Charles.C.Fink

۱۹۔ مبادی الحساب، پنڈت بنسی دھر، ۱۸۷۰ء، گورنمنٹ پریس، الہ آباد۔

پنڈت بنسی دھر بطورِ مالک اخبار اور اخبار نویس رہے :آب حیاتِ ہند ۔آبِ حیات ۔ یکم جنوری ۱۸۶۲ء کو آگرے محلّہ ،

ماہی تھاں سے یہ اخبار پندرہ روزہ اور ماہانہ نکلنا شروع ہوا۔ اردو ہندی میں ۱۶/صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کے مالک پنڈت بنسی دھر تھے۔ مطبع نور العلم میں چھپتا تھا۔ سالانہ چندہ دو روپے چار آنے تھے۔ بنسی دھر صاحب آگرے کے نارمل اسکول میں مدرّس تھے۔ آپ چھوٹے بڑے پچاس رسالوں کے مصنفت تھے۔ اس رسالہ کے ہر صفحے میں اردو کے مضامین ہوتے ہیں اور اس کے برابر دوسرے خانہ میں وہی مضامین ہندی میں ہوتے تھے۔ ہندی کے حصے کا نام بھارت کھنڈا مرت ہے۔ اس رسالہ کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستانیوں کے مذہبی اور معاشرتی اصلاح کی جائے۔ چناں چہ اس کے مالک ایڈیٹر بنسی دھر انجمن حق کے صدر بھی ہیں۔(صابری،۱۹۵۲ء،ص ۱۸۱)

دھــرم پــرکــاش ۔قصبہ سنبھل محلّہ کوٹ ضلع مُرادآباد، ہفتہ وار پانچ ورق اوسط یوم پنج شنبہ سالانہ ۱۴/آنے۔ مالک گورسہائے اگر والہ، ایڈیٹر بنسی دھر از مطبع دھرم پرکاش ،اجرا: ۲۸/جنوری ۱۸۸۶ء (محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،ص ۱۲۰)

نورالعلم۔ آگرہ محلّہ ماہی تھان مالک پنڈت بنسی دہر، اجرا جنوری ۱۸۸۲ء (محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،ص ۲۷۷)

۲۰۔ ہنری اسٹوارٹ ریڈ(ایچ ۔ایس۔ریڈ) محکمہ تعلیم کے وزیر جنرل صوبہ جات شمال مغربی تھے۔ ان کے تحت آٹھ ضلعی وزیر تھے۔ وہ انتبــاہ الــمدرسین کے نام سے ۱۸۵۸ء میں ترجمہ کیا۔ وہ محمد کریم بخش کے ساتھ مل کر منــتــخبات ِ اردو اورہــنــدوستانی نظم و نثر ۱۸۶۴ء میں مرتّب کیا۔ نیز ان کے ساتھ عــجــائبات ِ محنت شعاری آگرہ سے ۱۸۵۹ء میں اور جغرافیا ئے جــہان لکھنؤ سے ۱۸۶۰ء میں ترجمہ کیا۔(محمود حسین ، ۱۹۸۷ء ،صص ۱۶۱،۳۴۶)نیز غالب نے اپنے ایک خط میں (بنام: تفتہ ،۵۔۱۲۷۵ہجری/شنبہ ۲۷ نومبر ۱۸۵۸ء )ان کا حوالہ دیا ہے :(مرتب: خلیق انجم،۲۰۰۶ء،ج ۱، ص ۳۰۵)

۲۱۔ مقبول اکیڈمی لاہور نے ۱۹۸۸ء میں اس لغت کے عکسی نسخے (۱۸۸۶ء کا نسخہ )کو دوبارہ شائع کیا۔رضیہ نور محمد نے (۱۹۲۱ء۔۱۹۸۶ء)اس لغت کے ایک انگریزی نسخے کا سراغ لگایا ہے :(نور محمد، ۱۹۷۵ء،ص ۴۸۹)

ChirinJi Lal, Lala, " Hindustani Makhzanul Muhawarat" Treasury of Urdu Idioms, Dehli, 1900.

۲۲۔ گویا سوہن لال کے والد بھی مالک مطبع تھے: نــورالابــصــار ۔ الہ آباد محلّہ، خُلد آباد، آٹھ ورق اوسط پندرہ روزہ سالانہ ... یوم شنبہ مالک منشی سدا سُکھ لال مہتمم مولوی تفضّل کاتب فیض اللہ بیگ از مطبع نور الابصار اجرا: یکم جنوری ۱۸۵۲ء (محمد اشرف،۱۸۸۸ء حصہ اول،ص ۲۷۵)

۲۳۔ سیموئل جانسن نے (۱۷۰۹ء۔۱۷۸۴ء)اور جارج گورڈن بائیرن (۱۷۸۸ء۔۱۸۲۴ء)

۲۴۔ یہ Berthold Ribbentrop کی کتاب : Hints On Arboriculture In The Punjab (۱۸۷۴ء ) کا ترجمہ ہے۔

T.B.Keen (Deputy Inspector of Schools, with the assistance of him) (1859)(بلوم ہارٹ،۱۸۸۹ء،ص ۱۶۵)

**۲۵۔** اس دور میں ایک فاضل مولف منشی جگن ناتھ خوشتر کے نام سے رہتے تھے۔ان کی کچھ تالیفات:مثنوی تلسی داس مسمّیٰ بہ راماین (۱۸۶۰ء،نول کشور،لکھنؤ /اس کی دوسری اشاعت: ۱۸۶۳ء)/ بھاگوت نظمِ اردو (تصویروں کے ساتھ،۱۸۶۳ء،کان پور)/ پوتھی پدم المعروف بہ چتر گوپت (منظوم ترجمہ)(۱۸۶۳ء،لکھنؤ)/ پوتھی گنجندر مکت (۱۸۷۵ء)/ پوتھی گنجندر موکش(۱۸۷۷ء،لکھنؤ)/ست نرائن کتھا منظوم (۱۸۸۵ء،لکھنؤ)/ کتھا چھتر گپت منظوم (تاریخ اشاعت :؟)نیز اس دور میں ایک ذخیرۂ سعادت: کے عنوان سے ایک کتاب چھپ گئی تھی جس کو لالہ لعل صاحب پنڈت جگن ناتھ صاحب شاستری کی تصنیف بھامنی بلاس پوستک کی دوفصلوں اول او رآخر کا باعث پنڈت رام چرن جی صاحب کی ترجمہ کرکے شائع کرایا۔ (۱۸۹۷ء، نول کشور، کان پور) راقمۃ الحروف کوجستجو کے باوجود معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ صاحب وہ فیلن کے محکمۂ لغت میں کام کرتے تھے جگن ناتھ سُہائے تھے یا منشی جگن ناتھ خوشترؔ؟

## فہرستِ اسنادِ محولہ

### اردو کتابیں


☆ چرنجی لال دہلوی،منشی ،(۱۳۰۴ہجری/۱۸۸۶ء)،**ہندوستانی مخزن المحاورات**،محبِّ ہند پریس،طبع اول، دہلی ۔

☆ ............ ، (نظرِ ثانی:۱۳۱۷ہجری/۱۸۹۹ء )، **ہندوستانی مخزن المحاورات** ، مرتب : امیر چند بنّدہ منشی ، امپرئیل بک ڈپو پریس،دوسری اشاعت، دہلی ۔

☆ مرتب:خلیق انجم ، (۱۹۸۷ء)، **غالب کے خطوط** ،جلد سوم ،غالب انسٹی ٹیوٹ،نئی دہلی ۔

☆ درّانی،عطش، (۱۹۹۸ء)،**اصطلاحی جائزے** ،مُقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد۔

☆ سیداحمد دہلوی،مولوی ، (۱۲۹۶ہجری/۱۸۷۸ء)،**لغاتِ اردو معروف بہ ارمغانِ دہلی**،مطبعِ مجتبائی،دہلی۔

☆ ............، (مختلف سنین )، **فرہنگِ آصفیہ** ،مرتب:مرکزی اردو بورڈ(۱۹۷۷ء)،چار جلدیں، لاہور۔

☆ شاہ جہان پوری ، ابوسلمان، (۱۹۸۴ء )،**کتابیاتِ اردو اصطلاحات سازی** ،نظرِ ثانی و اضافہ :جمیل احمد رضوی ،سیّد،مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

☆ ............، (۱۹۸۵ء)،**کتابیاتِ قواعدِ اردو** ،مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔

☆ ............، (۱۹۸۶ء)،**کتابیاتِ لغاتِ اردو** ،مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۔

☆ صابری، امداد،(تاریخِ مقدمہ:۱۹۵۲ء)،**تاریخِ صحافتِ اردو**، جلد دوم کا پہلا حصہ ،جدید پرنٹنگ پریس،نئی دہلی۔

☆ ............، (تاریخِ مقدمہ:۱۹۶۲ء)، **تاریخِ صحافت ِ اردو**، جلد سوم، جدید پرنٹنگ پریس، نئی دہلی۔

☆ عبدالحق ،مولوی، (۱۹۶۲ء)، **مرحوم دہلی کالج** ،انجمنِ ترقّیِ اردو، تیسری اشاعت، کراچی۔

☆ قادری ، حامد حسن ، (۱۹۸۸ء )، **داستانِ تاریخِ اردو**، اردو اکیڈمی سندھ، چوتھی اشاعت، کراچی ۔

☆ گارساں دتاسی، (مرتب: ۱۹۴۰ء)، **گارساں دتاسی کے تمہیدی خطبے** جو ہندوستانی زبان کے درس کے آغاز پر ہر سال دیے جاتے تھے ۱۸۵۰ء۔۱۸۵۵ء )، تصحیح: صدیقی ،عبدالستار، انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی ۔

☆ ............، (مختلف سنین )، **خطباتِ گارساں دتاسی** ،حصہ اول: ہندوستانی زبان پر پروفسور موصوف کے سالانہ افتتاحی خطبات از ۱۸۶۵ء تا ۱۸۶۹ء ، نظرِ ثانی: حمید اللہ، محمد، (مرتب:۱۹۷۹ء) ، دوسری اشاعت، انجمنِ ترقیِ اردو(پاکستان)، کراچی۔

☆ ............، (مختلف سنین )، **خطباتِ گارساں دتاسی**، حصہ دوم: ہندوستانی زبان پر پروفیسر موصوف کے سالانہ افتتاحی خطبات از ۱۸۶۵ء تا ۱۸۶۹ء ، نظرِ ثانی: حمید اللہ، محمد، (مرتب:۱۹۷۴ء) ، انجمنِ ترقیِ اردو(پاکستان)، دوسری اشاعت، کراچی۔

☆ ............، (مختلف سنین)، **مقالاتِ گارساں دتاسی** ، جلد اول:۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۳ء تک کے مقالات، (مرتب:۱۹۶۴ء)، طبعِ دوم، انجمنِ ترقیِ اردو(پاکستان)، کراچی۔

☆ ............، (مختلف سنین)، **مقالاتِ گارساں دتاسی** ، جلد دوم:۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۷ء تک کے مقالات، (مرتب:۱۹۷۵ء)، طبعِ دوم، انجمنِ ترقیِ اردو(پاکستان)، کراچی۔

☆ مالک رام ،(۱۹۸۴ء)، **تلامذۂ غالب**، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، دوسری اشاعت، نئی دہلی۔

☆ محمد اشرف، سید، (۱۸۸۸ء)، **اخترِ شاہنشاہی**، حصہ اول ، مطبع اختر پریس، لکھنؤ۔

☆ محمود حسین ، سید سلطان ، (۱۹۸۷ء )، **تعلیقاتِ خطباتِ گارساں دتاسی**، مجلسِ ترقی ادب ، لاہور۔

☆ ناز ، ایم.ایس، (۱۹۸۰ء)، **اخبار نویسی کی مختصر ترین تاریخ ۷۵۱ ق.م سے ۱۹۴۷ء تک**، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

☆ نقوی، منظر عباس، (۱۹۶۹ء)، **وحید الدین سلیم حیات و ادبی خدمات** ، علی گڑھ پریس، علی گڑھ۔

☆ نور محمد، رضیہ، (۱۹۷۵ء)، **اردو زبان و ادب میں مُستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ از ۱۴۹۸ء تا ۱۹۴۷ء** ، مسوّدہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی، پنجاب یونی ورسٹی ، لاہور۔

**اردو رسالہ**

☆ اختیار جعفری، سید،(۲۰۰۶ء)، **آگرہ کے اردو اخبارات و رسائل**، مخزن، جلد ۶، شمارہ ایک،جناح باغ لائبریری،لاہور۔

☆ جریدہ ، (۲۰۰۶ء)، **غیر مطبوعہ کتابیں نمبر**،سینتیس (۳۷ )،جلد نہم ، شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ جامعہ کراچی ، کراچی ۔

**English books**

☆ Bate, John Drew, (1875), **Dictionary of the Hindee Language** *with meaning in English*, Printed at the Medical Hall Press, Banaras.

☆ Bayly, Christopher.Alan,(1999), **Empire and Information:** Intelligence Gathering and Social Communication in India, *1780-1870)*, Cambridge University Press, London.

☆ Blumhardt, J.F, (1889), **Catalogue of Hindustani Printed Books in the Library of the British Musuem**, Trubner & Co, London.

☆ Buckland, C.E, (1906), **Dictionary of Indian Biography**, Swan Sonnenschein & Co, London.

☆ Farrell. Gerry , Sorrell. Neil, (Feburary 2007), **Colonialism, Philology, and Musical Ethnography in Nineteenth-Century India: The Case of S. W. Fallon ,** Music and Letters, Oxford University Press, Vol: 88,Issue: 1,Page: 107-120.

☆ Grierson,George, **The Rev. John Drew Bate**,(April 1923),No:2,The Journal of the Royal Asiatic Society of Great Britain and Ireland.

☆ Fallon, S.W, (Compiled: 1976), **English Urdu Dictionary**, Urdu Science Board, Lahore.

☆ Hakala,Walter.N,(2016),**Negotiating Languages:** Urdu, Hindi, and the Definition of Modern South Asia, Columbia University Press, U.S.A. (Also: New Delhi: Primus Books, 2017).

☆ Lucas, J.J, (1886), **Literary Work of the American Presbyterian Mission**, *North India*, including Bible Translation and Revision, and the

Circulation of Religious Books and Tracts, Indian Evangelical Review, Allahabad, Digital Accesses : archive.org.

☆ Mal, Couch, (1997), **Dictionary of Premillennial Theology:** A Practical Guide to the People, Viewpoints, and History of Prophetic Studies, Kregel Publications, U.S.A.

☆ Parekh, Rauf, (14 April 2014), **Literary Notes: Fallon's Urdu-English dictionary: a remarkable feat of lexicography**, Dawn, Newspaper, Karachi.

☆ **Proceedings of the Asiatic Society of Bengal**, From 1876 to 1880.